For more visit (exponovels.com)

تیرے عشق میں

زمر علی

مکمل ناول

exponovels

"یار جلدی جلدی ناشتہ کرو دیر ہورہی ہے"

زمل تنگ آ کہ امل سے بولی وہ آدھے گھنٹے سے سست روی سے ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔جیسے اس وقت دنیا کا اہم ترین کام یہی تھا

"کر تو رہی ہوں اور کتنا جلدی کروں،ویسے بھی جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے"

امل سر جھٹک کہ بولی

"ہاں اور دیر کا کام امل بی بی کا ہوتا ہے"

کچن سے نکلتے ہوئے مریم بیگم امل کی بات سن کہ بولیں

تو امل زبان دانتوں تلے دباتی جلدی جلدی ناشتا کرنے لگی

"امی دیکھیں یہ آج بھی کالج سے لیٹ کروائے گی"زمل اسکو گھورتے ہوئے غصے سے بولی

"ہاں تو امی اسنے اٹھایا ہی دیر سے میں کیا کروں"

امل کندھے اچکا کہ بولتی سارا ملبہ زمل پہ ڈال گئ،جبکہ زمل نے ٹیبل پہ موجود پانی کا گلاس اس پہ انڈیل دیا۔۔

"امممی"

امل چلّائ

"زمل کیا بدتمیزی ہے"

مریم بیگم غصے میں بولیں

"اب تم بیٹھو آج گھر پہ ہی مری رہو"

زمل اس کو سنا کہ کمرے کی جانب بڑھ گئ،اور مریم بیگم اپنا سر تھامے وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔

امل اور زمل ٹوئن تھیں،مگر نہ انکی شکلیں آپس میں ملتی تھیں۔،نہ ہی عادات و حرکات۔،دونوں ایک دوسرے کا الٹ تھیں۔،اور ایک دوسرے کو تنگ کرنے کا کوئ موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔،جو بات اکثر رشیدہ بیگم کہ سر کہ درد کا باعث بنتی تھی۔۔۔

اور ان دونوں سے بڑی فجر تھی،جو کہ ان دونوں سے ہی مختلف تھی،بہت کم گو اور سنجیدہ مزاج کی تھی۔۔

بلال احمد صاحب اور سویرا بیگم کی ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے،بیٹی صباء احمد اور بیٹے بڑے جواد احمد اور چھوٹے آفندی احمد۔۔،۔۔،دونوں بھائیوں کی بہت کم ہی آپس میں بنتی تھی۔۔اکثر ہی کسی نہ کسی بات پہ اختلافات رہتے تھے

جواد احمد کی شادی اپنی چچازاد آمنہ سے ہوئ تھی۔۔۔،

جبکہ آفندی احمد نے اپنی پسند سے مریم سے کی تھی۔۔،

اور صباء کی شادی عدنان صاحب سے ہوئ۔۔۔

جواد اور آمنہ کہ دو بیٹے تھے۔۔ بڑا ہاشم۔، اور چھوٹا ضامن۔۔،

آفندی اور مریم کی تین بیٹیاں تھیں۔،بڑی فجر اور پھر ٹوئن زمل اور امل۔۔،

اور صباء اور عدنان کا ایک بیٹا زاویار تھا۔۔۔

"امل میں کہہ رہی ہوں مجھے میرا موبائل واپس دو"

زمل جس کہ موبائل پہ مسلسل ضامن کی کال آرہی تھی مگر امل اس کا موبائل لیۓ پورے کمرے

میں ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگ رہی تھی۔۔،اور زمل موبائل لینے کی کوشش میں اس کہ پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے مسلسل موبائل لینے کی کوشش میں تھی۔۔۔

"کیوں تمہارا مجنوں کچھ دیر انتظار کرلے گا تو کیا ہوجائیگا"

امل شرارت سے ہنستے ہوئے بولی۔۔،اور بطور جواب زمل نے صوفے پہ موجود کشن امل کو مارا۔۔

تو امل نے ہنستے ہنستے موبائل اسے واپس تھمایا جو کہ بج بج کہ اب بند ہوچکا تھا

"لو کرلو بات اپنے 'ان' سے انکی روح بے چین ہورہی ہوگی"

امل شرارت سے اسے آنکھ مار کر بولی۔،تو بے ساختہ زمل کہ گالوں پہ حیا کہ باعث سرخی بکھری جسے چھپانے کہ لیئے وہ خود کو موبائل میں مصروف ظاہر کرتی ہوئ بولی

"جاتے ہوئے دروازہ بند کر کہ جانا"

"ہاں ہاں بلش کرلو۔۔۔۔۔۔۔آاااااا سوری"

امل کہتی ہوئ وہیں بیٹھنے لگی تو زمل نے سائیڈ ٹیبل پہ موجود واس اسے مارنے کہ لیئے اٹھایا تو وہ چلّا کہ کمرے سے باہر بھاگ گئ۔۔۔

"کہاں تھی"

زمل نے ضامن کو کال بیک کی تو پہلی بیل پہ ہی کال اٹھالی گئ

"امل نے لے لیا تھا موبائل"

"تمہاری اس بہن سے تنگ ہوں میں"

ضامن لہجے میں مصنوعی خفگی سموئے بولا

تو زمل ہنسنے لگی

"جانتے بوجھتے تنگ کرتی ہے آپ کو بس"

"ہمم میں آفس سے نکل گیا ہوں بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں تو آپ نیچے لاؤنج میں موجود ملیں مجھے"

ضامن کار ڈرائیو کرتے ہوئے بولا

"نہیں آج میرا موڈ نہیں ہے"

زمل شرارت سے بولی تو ضامن نے موبائل کان سے ہٹا کہ ایک نظر گھورا جیسے موبائل نہیں زمل ہو۔۔

"تم کیسے نہیں آؤ گی نیچے"

"میرا دل نہیں چاہ رہا"

وہ پھر اسے تنگ کرنے لگی تھی

"ٹھیک ہے اب خبردار جو نیچے آئی"

ضامن نے کہہ کہ کال کاٹ دی۔،جبکہ زمل ہنسنے لگی

ضامن گھر آیا تو زمل لاؤنج میں ہی فجر اور سویرا بیگم (دادو) کہ ساتھ موجود تھی۔۔ اسے دیکھ کہ مسکرائی تو ضامن اسے نظرانداز کرتا۔۔سلام کر کہ دادو کہ پاس ہی بیٹھ گیا

"آگیا میرا بچہ۔،جاؤ چینج کرلو پھر کھانا کھالو"

دادو اس کہ سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

"نہیں دادو بس ایک کپ چائے بجوادیں"

وہ مسلسل اسے نظرانداز کرتے ہوئے دادو سے بات کررہا تھا

"اچھا جاؤ میں بھجواتی ہوں"

"جاؤ زمل اس کیلئے چائے بناؤ"

ضامن کہ جانے کہ بعد دادو نے زمل کو کہا۔۔،تو وہ جی کہہ کہ کچن کی جانب بڑھ گئ

"ضامن چائے"

وہ صوفے کی پشت سے سرٹکائے آنکھیں موندے۔،ٹیبل پہ پاؤں دراز کیئے لیٹا تھا۔۔جب زمل کی آواز پہ آنکھیں کھول کہ دیکھا۔،

"تھینکس یہاں رکھ دو"

وہ ابھی بھی اسے نظرانداز کررہا تھا۔،اب کہ زمل کو غصہ آنے لگا

"کیا مسئلہ ہے"

وہ اس کہ برابر میں صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"کچھ نہیں"

وہ ابھی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔،

"مجھے دیکھ کیوں نہیں رہے"

"میرا دل نہیں کررہا"

اسی کی بات اسی کو لوٹائ تھی۔۔،

"ضامن۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی

"مجھے میرا نام پتہ ہے اتنا نہیں چیخو"

وہ ہنوز ویسا ہی تھا۔۔،اور زمل کو شدّت سے اسکا نہ یکھنا محسوس ہوا تھا۔۔

"مرو تم"

وہ روہانسی ہوتی بول کہ اٹھنے لگی تو ضامن نے فورا اسکا ہاتھ پکڑ کہ روکا۔۔

"بس اتنی برداشت ہے تم میں"

"بات نہیں کرو مجھ سے"

وہ نروٹھے پن سے بولی تو ضامن ہنسنے لگا

"ابھی دیکھ نہیں رہا تھا تو رونے والی ہوگئ بات نہیں کرونگا تو تم تو فوت ہوجاؤ گی"

"ہاہ خوش فہمی جناب کی چائے پی کہ ریسٹ کرلو"

وہ سر جھٹک کہ بول کہ کمرے سے نکل گئ۔ جبکہ ضامن دروازے کی جانب دیکھتا ہوا مسکرادیا جہاں سے وہ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔

"میری چائے کہاں گئ"

زمل نے ضامن کہ ساتھ اپنی چائے بھی بنائ تھی۔،اس کا ارادہ تھا بعد میں چائے پینے کا،مگر اب اسکی چائے والا کپ خالی پڑا تھا۔۔امل وہاں بیٹھی مزے سے ناول پڑھنے میں مگن تھی۔،جبھی زمل اس سے پوچھنے لگی

"وہ ترکی گئ ہے جہان کہ پاس"

وہ کتاب میں ہی سر دیۓ ہوئے بولی

"کیا۔۔،پاگل تو نہیں ہو گئ تم،ان ناولوں کا بھوت اپنے سر سے اتارو"

زمل اس کہ سر پہ ہلکی سی چپت لگا کہ بولی

"کیا کہہ رہی ہو جاؤ کام کرو اپنا"۔۔۔۔۔وہ جھنجھلائ

"چائے کہاں ہے میری امل"۔۔۔۔۔اب کہ وہ ذرا غصے سے بولی

"پتہ نہیں کہاں ہے ابھی تو یہیں تھی"

امل حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتی کپ الٹا کہ دیکھنے لگی پھر بولی

"اس میں تو نہیں ہے،ایک کام کرو تم دوسری بنالو"

"میں تمہارا سر پھاڑ دونگی، امل رکو تم،اب رکو بھاگ کہ کہ کہاں جارہی ہو"

زمل اس کی طرف بڑھی تو،امل نے ناول ٹیبل پہ رکھ کہ دوڑ لگادی۔۔

"آپی مجھے بچائیں۔،یہ ویمپائر بن چکی ہے،اور میرے خون کی پیاسی بھی"

امل سامنے سے آتی فجر کہ پیچھے چھپ کہ بولی

"آپی اس سے پوچھیں اسنے میری چائے کیوں پی"

زمل امل کو گھورتی ہوئ فجر سے بولی

"دیکھیں کیسے گھور رہی ہے مجھ بیچاری کو"

امل نے معصومیت طاری کر کہ کہا،تو فجر نے اسے ڈپٹا۔۔

"چپ کرو تم،کیوں پی ہے اسکی چائے تم نے۔،خود نہیں بنا سکتی کیا۔،سارا دن بس تم موبائل یا ناول ہوتے ہیں، کبھی کچھ کرلیا کرو"۔۔ امل منہ بنا کہ رہ گئ

"تم بیٹھو زمل میں بنا دیتی ہوں چائے"

فجر اسے منانے کی خاطر بولی

"نہیں پینی اب"۔۔زمل منہ بنا کہ لان کی جانب بڑھ گئ

جبکہ فجر نے دوبارہ نہیں کہا۔۔،سب جانتے تھے وہ بچپن سے انتہا درجے کی possessive تھی،کوئ اسکی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا،لینا تو دور کی بات تھی۔،وقتکہ ساتھ کم ہوگئ تھی،مگر تین چیزوں پہ وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔،اسکی ڈائری چائے اور ضامن۔۔۔۔

زمل لان میں منہ بسورے بیٹھی ہوئ تھی۔۔، تبھی اس کہ برابر میں ہاشم آ کہ بیٹھا تھا۔۔وہ منہ اور پھیر گئ

یہ اس سے بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔،ہاشم مسکرادیا

وہ جانتا تھا اب وہ اس سے بھی ناراض ہوگی۔،بچپن سے ہی ایسا تھا۔،وہ جب بھی امل سے ناراض ہوتی تھی،ساتھ ہی ہاشم سے بھی ناراض ہوجاتی تھی۔،

کیونکہ امل ہاشم کی لاڈلی تھی،اور وہ اسی کہ لاڈ میں سب کو تنگ کرتی تھی۔،اور ہاشم ہمیشہ اسے بچالیتا تھا

"کیا ہوگیا گڑیا کیوں ناراض ہے"

ہاشم پیار سے بولا

"آپکی گڑیا اندر ہے ہاشم بھائ"

وہ ابھی بھی منہ پھیرے ہوئے تھی

"پر میں تو تمہارے پاس آیا ہوں۔،کیا ہوا بتاؤ مجھے"

"کچھ نہیں ہوا"

"یار ضامن اسکو دیکھو ذرا کیا ہوا"

ہاشم شرارت سے بولا۔،تو زمل نے فورا پلٹ کہ دیکھا جیسے وہاں ضامن ہو گا۔،مگر وہاں کوئ نہیں تھا۔۔،

اسکے پلٹنے پہ ہاشم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"بہت برے ہیں آپ"

اب کی بار وہ مسکرا کہ بولی تھی۔،

ہاشم جانتا تھا ضامن کہ نام پہ وہ ایسے ہی مسکرادیا کرتی تھی۔،آنکھوں ایسے ہی چمک جاتی تھیں۔۔جیسے اب چمک رہی تھیں

ہاں دیکھو ذرا کتنی بےوفا ہو تم،میں منا رہا تھا وہ کچھ نہیں۔،ضامن کہ نام پہ کیسے مسکرائ ہو"۔۔۔ہاشم مصنوعی خفگی سے بولا۔۔زمل ہنسنے لگی تو وہ خود بھی ہنس دیا

امل بےدھیانی میں چلتی ہوئ آرہی تھی جبھی سمنے سے آتے زاویار سے ٹکرا گئ۔۔اور زاویار بھی اپنے موبائل میں مگن تھا۔۔امل کو دیکھ نہ سکا۔۔اور ٹکرانے پہ موبائل ہاتھ سے پھسل کہ زمین پہ گر گیا۔۔۔دونوں اس افتاد پہ بری طرح بوکھلائے تھے مگر جلد ہی سنبھل گ ئے

"اِنَّا للّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ, یہ تو مر گیا"

امل افسوس ظاہر کرتے ہوئے بولی۔،زاویار کو بہت غصہ آیا وہ جان بوجھ کہ اس کو تنگ کرتی

تھی۔،کوئ موقع نہیں جانے دیتی تھی

"تم اندھی ہو دیکھ کہ نہیں چل سکتی کیا"

وہ جھک کہ موبائل اٹھاتے ہوئے غصے سے بولا

"میں نے کیا کیا۔؟اور چلو میں تو اندھی ہوں۔،تمہاری تو یہ دو بڑی بڑی زکوٹا جن جیسی آنکھیں ہیں نہ ہنہہ"

امل الٹا اسی کو سنا کہ چلی گئ

"بیٹا بتاؤں گا میں تمہیں،بدلہ لونگا"

وہ موبائل چیک کرتا ہوا بولا،شکر تھا کہ وہ سہی سلامت تھا۔۔،

امل اور زمل چھت پہ ٹینس کھیلنے میں مصروف تھی۔۔

تب وہاں زاویار اور ضامن بھی آپہنچے تھے

"تم لوگ کیا بچوں والے گیم کھیل رہے ہو"

زاویار بولا

"تو کیا بال کی جگہ تمہیں پاس کریں"

امل گھور کہ بولی۔۔۔ضامن نے مسکراہٹ دبائ

"سوری ٹینس اتنا وزن برداشت نہیں کر سکتا"

اب کی بار زمل بولی تھی اور وہ سب ہنس دیۓ تھے

"ضامن بھائ آجاؤ آپ میری ٹیم میں"

امل نے کہا تو ضامن ہاتھ ہوا میں اٹھاتا ہوا بولا

"نہ بابا مجھے معاف کرو تم۔"

"ہاں ہاں سیدھا سیدھا بولیں نہ اس کی ٹیم میں رہیں گے"

وہ منہ بنا کہ بولی

"اور نہیں تو کیا۔۔،میں تو اسی کہ ساتھ ہونگا نہ"

ضامن شرارت سے زمل کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔،وہ نظریں چرا گئ۔

"اور میں تو اسکا پارٹنر نہیں بنونگا۔،اللہ میری توبہ"

زاویار کانوں کو ہاتھ لگا کہ بولا

"بھاڑ میں جاؤ سارے"

امل پیر پٹختی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئ تو وہ سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

خوشگوار موڈ میں زمل کی تلاش میں نظر دوڑاتا ضامن لاؤنج میں داخل ہوا تو اسے سب کہ درمیان بیٹھا پاکر وہیں چلا آیا

"مجھے معلوم تھا محفل یہیں جمی ملے گی"

مسکرا کر کہتا وہ انکی طرف بڑھا تھا۔

"آج زاویار آیا ہے،اسی خوشی میں محفل جمائ ہے"

ہاشم نے محفل لگانے کی وجہ بتائ

"اچھا۔،کوئ مجھے بیٹھنے کی جگہ دے گا۔"

وہ سب فلور کشن پہ بڑے بےترتیب سے بیٹھے تھے اسے جہاں جگہ چاہیۓ تھی وہاں فجر براجمان تھی۔۔

اس کی بات پہ ان سب کی ہنسی بڑی معنی خیزی سے بلند ہوئ تھی۔۔

ضبط کرنے کہ باوجود اس بار خود زمل کہ لبوں پہ بھی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔جسے ہونٹ کا نچلا کونا دبا کر چھپاتے ہوئے اسنے ضامن کی جانب دیکھا۔نظر سے نظر ملی تو وہ خود بہ خود ایک طرف سمٹتے ہوئے ضامن کہ لیۓ جگہ بنا گئ۔۔،اس کی اس حرکت پہ انہیں کھانسی کا شدید دورا پڑا،جسے مکمل نظرانداز کرتا وہ سکون سے مسکراتا ہوا اس کہ برابر میں آن بیٹھا،

زمل کچھ اور سمٹ گئ جسے محسوس کرتا ضامن کچھ اور پھیل کر بیٹھتا،اسکا ہاتھ ٹچ کرتا ہوا شرارت سے بولا

"اب میں ریلیکس فیل کررہا ہوں"

"بہت تیز جارہے ہو بیٹا مت بھولو کہ ہم بھی یہاں ہیں"

ہاشم نے اس کی چوری کو صاف پکڑا تھا،جس پہ ضامن ہنسنے لگا

۔۔

"ہاں بھئ زاویار تم سناؤ پھپھو کیسی ہیں"

ضامن کو زاویار کی جانب متوجہ دیکھ کہ ان سب نے اپنی کی جانب توجہ کی۔،

جیسے ہی زمل نے اپنے کپ سے چائے کا سپ لیا،ضامن نے ہاتھ بڑھا کر بہت نرمی سے اس کہ ہاتھ سے کپ لیا اور چائے پینے لگا۔،

ضامن کی اس حرکت پر وہ سٹپٹا کہ سب کی طرف دیکھتی ہوئ،معاّ کسی نے دیکھ نہ لیا ہو،بری طرح

بلش کرتے ہوئے جھنجھلائی تھی

"بہت چھچھورے ہو تم ضامن"

جواب میں ضامن نے دائیں آنکھ دبا کر شرارت سے اسے چھیڑا تھا۔مگر وہ مزید چڑھ گئ تھی ناک سکیڑے زمل اس سے ذرا سے فاصلے پہ ہوئ تو ضامن فاصلہ کم کر کہ دوبارہ اس کہ قریب ہوا

"اونہہ" زمل برا سا منہ بناتی اٹھ کہ وہاں سے جانے لگی تھی جب ضامن نے اسکا ہاتھ تھام کر جانے سے روکا تھا

"اچھا سوری بیٹھ جاؤ"

اور زمل سعادت مندی کا مظاہرہ کرتی واپس بیٹھ گئ

.....

"جی اماں جی آپ نے بلایا"

مریم سویرا بیگم کہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔جہاں آمنہ پہلے سے ہی موجود تھیں

"ہاں آؤ چھوٹی بہو بیٹھو ہمارے پاس"

"جی کہیئے"وہ بیٹھتے ہوئے بولیں

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہاشم اور فجر کی شادی کر دیتے ہیں"

وہ سیدھے مدعے پہ آئ تھیں،مریم نے ایک نظر آمنہ کو دیکھ کہ کہا۔

،

"مجھے کوئ اعتراض نہیں ایک بار بچوں سے۔۔۔۔"

"میں نے فیصلہ سنا دیا ہے اس گھر میں وہی ہوتا ہے اور وہی ہو گا جو میں چاہتی ہوں۔،اس لیئے اب

شادی کی تیاریاں کرو"

سویرا بیگم مریم کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بولیں

"جی بہتر"

"تم بے فکر ہوجاؤ فجر میری بھی بیٹی ہے"

آمنہ مریم کہ ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ بولیں۔،تو مریم سرہلاتے ہوئے مسکرادیں۔۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں تو دروازے کی سائیڈ پہ زمل کو کھڑے پایا۔۔۔جو حیران ہوتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کچن میں نگٹس فرائ کررہی تھی اور مریم یگم سبزیاں کاٹ رہی تھیں۔،جب ملازمہ نے آ کہ بتایا کہ انہیں سویرا بیگم نے بلایا ہے

زمل تو تجسس کہ مارے وہاں بات سننے گئ تھی،کیونکہ ایسے بند کمرے میں میٹنگ بہت کم ہی ہوتی تھی۔،اور انکی باتیں سن کہ تو زمل پہ حیرت کہ پہاڑ ٹوٹ گ ئے تھے۔۔۔

.....

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی ایسا نہیں ہوسکتا"

ہاشم فجر سے شادی کا سنتے ہی بھڑک گیا تھا

"کیوں کیا مسئلہ ہے"

جواد صاحب بولے تھے

"ابّو پلیز آپ تو مجھے سمجھیں"

"وہ بے بسی سے بولا

"بیٹا وہ اتنی پیاری بچی ہے تم اس کہ ساتھ خوش رہوگے"

انہوں نے ہاشم کو سمجھانا چاہا

"امی میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں"

اس نے سر جھکا کہ کہا،جبکہ آمنہ بیگم نے بیٹھ کہ اپنا سر تھام لیا۔۔

"جو اماں جی نے کہا ہے وہی ہو گا،اور محبت نکاح کہ بعد بھی ہوجاتی ہے،اس کہ آگے میں کچھ نہیں سنونگا اور یہ بات اس کمرے کی چار دیواری سے باہر نہیں جانی چاہیئے"

جواد احمد فیصلہ سنا کہ چلے گ ئے تھے،اور اس گھر کہ مکینوں پہ فرض تھا جو فیصلہ ایک بار سنا دیا جاتا تھا اسے کسی کی موت بھی تبدیل نہیں کرسکے گی۔۔۔۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ہاشم بھائ"

ہاشم لان میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب وہاں زمل آئ تھی،اسے سوچوں میں گم دیکھ کہ بولی،تو ہاشم نے چونک کہ سر اٹھایا

"کک۔۔کون"۔۔۔وہ انجان بنا

"جس سے آپ محبت کرتے ہیں"

وہ صاف گوئ سے بولی تو ہاشم نے سر جھکا دیا

"پتہ نہیں،مگر اس سے زیادہ خوبصورت اور کوئ نہیں لگتا"

زمل مسکرائ

"اب کیا کریں گے آپ"

"پتہ نہیں۔،دادو کہ سامنے کچھ نہیں بول سکتا"

وہ بےبس دکھائی دیتا تھا

"ایک چپ کی خاطر تین زندگیاں برباد ہوجائیں گی ہاشم بھائی،اور اس کہ بعد جانے کتنی ہونگی"

وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ لگتی تھی

"میں اسے چھوڑ بھی دوں زمل،میں محبت سے منہ موڑ لوں لیکن۔۔۔۔۔۔"

وہ چپ ہوگیا تھا

"لیکن۔۔؟"

زمل نے پوچھا

"بات صرف محبت کی نہیں ہے،میں اسکا ذہنی عادی ہوگیا ہوں اور یہ محبت ہوجانے سے زیادہ خطرناک ہے"

زمل چپ رہی وہ اس وقت خود مشکل میں تھی۔،وہ سب کچھ جانتی تھی۔،فجر کہ دل میں ہاشم کہ لیئے پسندیدگی گو کہ فجر نے کبھی اقرار نہیں کیا تھا مگر وہ بہن تھی جانتی تھی سب کچھ، زمل شروع سے جانتی تھی ہاشم کسی اور کو چاہتا ہے،اسنے ایک دفعہ اسے کال پہ بات کرتے سن لیا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے وہ کبھی میری نہیں ہوسکتی۔،یہ بھی جانتا ہوں اسکے ہوتے ہوئے بھی میں نے کسی اور سے منسوب ہوجانا ہے وہ کبھی کسی صورت مجھے نہیں مل سکتی،مگر تم وعدہ کرو یہ بات کسی کو نہیں بتاؤگی،جو ہورہا ہے جیسے ہورہا ہے ہونے دو۔۔سب وقت پہ چھوڑ دو"

ہاشم نے زمل کی جانب دیکھ کہ کہا تو وہ بس سر ہلا گئ

وہ ہلکا سا مسکرا کہ اندر کی جانب بڑھ گیا

"جو روتے ہوئے مسکرایا ہے
اسنے کچھ تو چھپایا ہے"

اگلے دن صبح خبر سنتے ہی امل نے گھر میں شور ڈالا ہوا تھا سب بہت خوش تھے۔۔
"آپی میں آجاؤں"
زمل نے اجازت چاہی
"ہاں زمل آجاؤ"
فجر اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی
"آپ خوش ہیں،ہاشم بھائ سے رشتے پہ"
"ہاں میں خوش ہوں،بہت زیادہ،میں خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کررہی ہوں،مجھے ایسا لگ رہا ہے مجھے ساری کائنات ملنے والی ہے،میں اتنی خوش ہوں زمل کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتی"
فجر خوشی سے اس کہ گلے لگتے ہوئے بولی تو زمل آنکھیں نم ہوگئیں
"اللہ آپکو خوش رکھے"۔۔۔وہ خود کو کمپوز کر کہ بولی
"آمین"۔۔۔فجر مسکرائ

"کہاں ہو یار تم"
زمل کمرے میں آئ تو وہاں ضامن کو موجود پایا۔،وہ چونکی
"یہیں ہوں"

"لگ تو نہیں رہا"

وہ چلتا ہوا اس تک آیا

"کیا ہوا کوئی کام تھا"

زمل نے پوچھا

"تم کل شام سے مجھے اگنور کر رہی ہو زمل"

وہ خفا ہوا

"نہیں ضامن ایسا کچھ۔۔۔۔"

"ایسا ہی ہے،کل رات تمہیں کتنی کالز کیں تم ے نہیں اٹھائی،صبح سے اپنی شکل نہیں دکھائی تم نے یہ کیا ہے"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

"ضامن میں کمرے میں نہیں تھی"

"کہاں تھی"

"باہر لان میں ہاشم بھائی کہ ساتھ"

"کیا بات کر رہی تھی"

وہ دونوں ہتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالٹے ہوئے بولا

وہ چپ ہو گئی

"بولو زمل"

وہ ویسے ہی بولا سنجیدگی،آنکھوں میں ناراضگی لیئے

"سوری"

وہ اپنے کان پکڑ کہ بولی

"میں پوری توجہ چاہتا ہوں زمل۔،ہر منظر میں، ہر رشتے میں اور جہاں مجے لگے کہ مجھ سے زیادہ بھی کوئ اہم ہے،میں وہاں سے ہٹ جاتا ہوں،ایسا نہیں ہے کہ میں خود پرست ہوں، ہاں لیکن جہاں مجھے جتنا پیار ملے وہاں ذرا سی بھی کمی برداشت نہیں کرپاتا میں"

وہ اس کہ ہاتھ کانوں سے ہٹاتا ہوا بولا،اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"تم کالج نہیں گئ"

ضامن پورچ میں آیا، وہاں زمل کو اسکی

گاڑی کہ ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہوا پایا۔،

صبح صبح اسے دیکھ کہ ضامن کو خوشگوار حیرت ہوئ تھی۔،ناراضگی پل میں ہوا ہوئ تھی۔،سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔،ہونٹ خود بہ خود مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"ہاں وہ کیا ہے نہ،میرا بوائے فرینڈ ناراض ہے مجھ سے"

وہ رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔،اس کہ انداز پہ وہ مسکرایا

"تو ایسے کام ہی کیوں کرتی ہو،کہ وہ ناراض ہو"

ضامن اس کہ بال کھینچتا ہوا بولا

"تم اپنے بال بڑھا لو نہ پھر کھینچتے رہنا انہیں"

زمل اپنے بال درست کرتے ہوئے بولی

"استغفراللہ"۔۔۔ضامن ہنسا

"ہاں تو،میرے بالوں کہ پیچھے پڑے رہا کرو"

"ویسے،تم شاید مجھے منانے آئی تھی"

ضامن ایک ہاتھ اس کی سائیڈ پہ گاڑی پہ رکھتے ہوئے بولا

"ہاں،لیکن لگ رہا ہے اب ضرورت نہیں ہے"

زمل سر ہلاتے ہوئے بولی

"کیوں نہیں ہے،میں اب بھی ناراض ہوں"

وہ گردن اکڑا کہ مصنوعی خفگی ظاہر کرتے ہوئے بولا۔،تو زمل ہنسنے لگی

"ہاں میں آئی تو تمہیں منانے ہی تھی،مگر خفا خفا سے بہت اچھے لگ رہے ہو"

وہ شرارت چھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔،آنکھیں ہنوز شرارت لیئے ہوئے تھیں۔،اس کی شرارت سمجھتا وہ اس کہ قریب ہوا۔۔

"سوچ لو"

"ویسے تم اتنا تیار ہو کہ جاتے ہو"

وہ وہاں سے ہٹتے ہوئے بولی۔،تو ضامن اسکے بات اور جگہ بدلنے پہ مسکرادیا

"ہاں کیوں"

"کس کی شادی ہے جو اتنی تیاری"

زمل اس کی تیاری دیکھتے ہوئے بولی۔،

چمکتے ہوئے بلیک شوز کہ ساتھ ہی اسنے،بلیک پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔،کنٹراسٹ میں ریڈ ٹائی،ایک

ہاتھ میں کوٹ پکڑے ہوئے تھا۔،

بال نفاست سے سیٹ کیئے ہوئے تھے۔، سنہری آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پہ مبہم سی مسکراہٹ لیئے وہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔

زمل نے فورا نگاہیں اس پہ سے ہٹائیں

،اسے ڈر ہوا کہیں اسی کی نظر نہ لگ جائے

وہ قدم قدم چلتی اس تک آئی،پھر ذرا سی اونچی ہو کہ اپنے ہاتھ اس کی جانب بڑھائے۔،ضامن نہ سمجھی میں اسے دیکھنے لگا،دونوں ہاتھوں سے اس کہ بال بگاڑتے ہوئے بولی

"بھوت لگ رہے ہو"۔۔۔۔۔اور اندر کی جانب دوڑ لگادی

"اس کا بدلہ لونگا میں"

وہ بال ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔،پھر اس کی حرکت پہ خود ہی ہنس دیا

"یار ایک کپ چائے میرے لیئے بھی"

زمل چائے بنا رہی تھی،تب امل کچن میں پانی پینے آئی تھی،اسے چائے بناتا دیکھ کہ شرارت سے بولی تو زمل نے اسے گھورا

"ویسے بہت ہی مزا آیا تھا مجھے،کتنا رومینٹک تھا سب

کچھ،تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے،اور میں اور جہان سکندر"

وہ دونوں ہاتھ باہم ملائے مزے سے اپنی دنیا میں مگن بولے جارہی تھی،جب زمل نے تپ کہ ایک گلاس ٹھنڈا پانی اس پہ انڈیل دیا۔،تو وہ ہڑبڑا گئ

"دنیا میں واپس آجاؤ"

"تم بس جلتی رہا کرو مجھ سے،رکو تم ذرا"

امل پوری بوتل لے کہ اس کہ پیچھے بھاگی،تو زمل بھی کچن سے باہر بھاگی۔۔۔

"بابا اس پاگل سے بچائیں مجھے"

سامنے سے آتے آفندی صاحب کہ پیچھے چھپ کہ بولی

تو وہ ہنسنے لگے

"کیا ہوا بھئ،اور آپ کیوں یہ بھیگی بلخ بنی ہوئ ہیں"

وہ امل کو دیکھ کہ بولے۔،تو وہ غش کھا کہ رہ گئ

"بابا۔۔یہ غلط بات ہے،اور یہ اسنے پانی ڈالا مجھ پہ"

وہ زمل کو گھور کہ بولی

"بابا یہ دور کہیں ترکی کہ خوابوں میں تھی،میں نے صرف جگایا ہے اسے"

"ترکی کہ کیوں"۔۔۔۔۔امل گڑبڑاگئ

"بابا آجکل اسکا ترکی جانے کا دل چاہ رہا ہے اسلیۓ"

"اچھا بھئ آپ دونوں لڑیۓ ہم آتے ہیں ابھی"

وہ کہہ کہ چلے گۓ

"کمینی عورت مجھے مروانا ہے کیا تم نے"

امل اس کہ بازو پہ مار کہ بولی

"دعائیں دو مجھے،اس کڑے وقت میں تمہاری جہان سے محبت کا آخری سہارا ہوں میں"

زمل سر جھٹک کہ بولی

"دفعہ ہو پرے"

امل نے منہ بنایا

"زمل جا کہ دیکھو تو نیچے شادی کی تاریخ طے ہورہی ہے"

فجر نے آ کہ زمل سے کہا۔۔،وہ چونکی

"اتنی جلدی"

"ہاں کیوں کوئ مسئلہ ہے"

فجر یکدم پریشان ہوئ

"نن۔۔نہیں آپی امل ہے نیچے وہ سن لے گی"

"ٹھیک ہے"

فجر خاموشی سے باہر نکل گئ،جبکہ زمل سر تھام کہ رہ گئ، وہ پریشان تھی، آنے والے وقت سے خوفزدہ،

اسے ڈر تھا اگر شادی ہوجاتی تو ہاشم بخوشی اس شادی کو نہیں نبھائے گا،وہ اسکی ضدی اور اکھڑ طبیعت سے واقف تھی۔۔،

ایسے میں فجر کا کیا ہوگا،وہ کیا کریگی،ان کہ رشتے سے اور کتنے رشتوں پہ اثر ہوگا، اور خدانخواستہ کچھ غلط ہوگیا تو،کہیں زمل اور ضامن کا رشتہ۔۔۔۔۔ "نہیں نہیں مجھے ایسا کچھ سوچنا ہی نہیں"

وہ سوچوں سے نکلی،مگر اسے ایک ڈر لاحق ہوگیا تھا۔۔۔

"اوئے ہوئے پچیس دن بعد کی ڈیٹ فکس ہوئی ہے"

امل خوشی سے چلائی تو سب ہنس دیئے

زمل نے ایک نظر ہاشم کو دیکھا تو وہ اسے دیکھ کہ مسکرادیا، مگر وہ چاہ کہ بھی مسکرا نہ سکی

"جاؤ زمل کچن سے مٹھائی لے آؤ"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ جی کہہ کہ اٹھ گئ

"ہاں چلو،میں تمہاری ہیلپ کردیتا ہوں"

زاویار بھی اس کہ ساتھ کھڑا ہوا

"اس کہ ہاتھ سلامت ہیں،اور مٹھائی کوئی بھاری نہیں ہے"

ضامن اچانک ہی بول پڑا۔،بڑے جو اپنی باتوں میں مگن تھے اس کی بات سن کہ لاؤنج میں یکدم خاموشی چھاگئ تھی۔،

زمل گڑبڑا کہ کچن کی جانب چلدی۔۔

جبکہ زاویار ضامن کو زبان چڑاتا زمل کہ پیچھے گیا

اور ضامن نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں

"کیا ہوگیا ایس دیکھ رہے سب"

وہ سب کہ دیکھنے پہ بولا

"چل تو میرے ساتھ چل"

ہاشم نے اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا

جاتے جاتے ایک قہر برساتی نظر وہ کچن پہ ڈالنا نہ بھولا تھا،اور اسکی حرکت پہ فجر اور امل نے بمشکل قہقہہ ضبط کیا۔۔۔

"یہ کیا ہورہا ہے زمل"

زاویار کچن میں آتے ہوئے بولا

"یہ تو تم بتاؤ کیوں تنگ کرتے ہو اسے"

زمل نے گھور کہ کہا تو وہ ہنس کہ کہنے لگا

"قسم سے یار اس کہ ایکسپریشن انجوائے کرنے والے تھے،تم بھاگ کہ پہلے ہی آگئ"

"سدھر جاؤ تم،چلو اب"

زمل بھی ہس پڑی تھی

"وہ جیلس کیوں ہوتا ہے اتنا"

وہ دونوں ہنستے ہوئے کچن سے باہر نکلے،یہ دیکھ کہ ضامن کہ تن بدن میں آگ لگ گئ،جسے زاویار خوب انجوائے کررہا تھا

"چلو میں سب کو خود کھلاتا ہوں"

زاویار نے زمل کہ ہاتھوں سے مٹھائ لیتے ہوئے شرارت سے ایک آنکھ دبائ۔،تو زمل نے اسے گھورا

"تم بیٹھو اتنی بھاری مٹھائ لے کہ آئے ہو تھک گئے ہوگے"

ضامن نے دانت پیستے ہوئے اس کہ ہاتھوں سے مٹھائ لیتے ہوئے کہا،اور سب کو کھلانی شروع کی

اب وہ زمل کی طرف آیا تو زاویار پھر بول پڑا

"وہ میٹھا نہیں کھاتی"

"اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو منہ بند رکھو بلکل"

وہ اسے گھور کہ بولا

"منہ کھولو" پھر زمل کو نرمی سے مخاطب کیا،

مگر اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کہ زمل نے جلدی سے مٹھائ کھالی تھی جبکہ امل اور ہاشم نے بےساختہ قہقہہ لگایا۔۔۔

"ضامن وہ صرف مذاق کررہا تھا"

زمل مسلسل ہنس رہی تھی،جس پہ ضامن مزید تپ رہا تھا

"تم ہنس لو نہیں نہیں ہنس لو"

وہ اس کہ کہنے پہ چپ ہوگئ تو وہ غصے سے بولا

"ضامن صرف مذاق تھا یار"

وہ ایک گھنٹے سے اسے منانے کی کوشش کررہی تھی،مگر اسکی باتوں پہ ہنس جاتی تھی،جس پہ ضامن مزید خفا ہوجاتا تھا

"تو میں نے کچھ کہا ہے کیا"

وہی انداز ہنوز قائم تھا

"یار وہ بیچارا تو۔۔۔۔"

"خبردار جو اس کو بیچارا کہا،کمینہ"

ضامن نے دانت پیسے،زمل نے ہنسی ضبط کی

"ٹھیک ہے جب موڈ صحیح ہوجائے آجانا باہر"

"بیٹھی رہو چپ کر کہ کہیں نہیں جارہی تم"

وہ اسے گھورتے ہوا بولا

"یہ صحیح ہے ویسے"

زمل کو ناچار وہیں بیٹھنا پڑا،اب وہ اسے ناراض بھی نہیں کرسکتی تھی،پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ضامن،ایک بات پوچھوں"

"ہوں۔۔بولو"

وہ فائل میں مصروف تھا، فائل سائیڈ پہ رکھ کہ بولا

"اگر کبھی ایسا ہوا،کہ"۔۔۔وہ چپ ہوئ

"کہ۔۔؟" ضامن نے پوچھا

"کہ سب کچھ خراب ہوگیا،مطلب سب کی آپس میں"

وہ چپ ہوگئ، وہ نہیں کہہ سکی کہ تمہارے بھائ اور میری بہن کہ رشتے سے ہمارا رشتہ کتنا اثر انداز ہوگا،مگر وہ ضامن تھا، ضامن جواد احمد جو اسے جاننے کہ دعوے کرتا تھا،جس کو اسکی سوچ تک رسائ تھی۔،تو وہ کیسے نہ جانتا کہ وہ کیا خدشہ لیئے بیٹھی ہوئ ہے

"ہم کبھی الگ نہیں ہونگے،میں ہونے ہی نہیں دونگا"

وہ یقین سے بولا تو زمل نے مہز مسکرانے پہ اکتفا کیا

"میں جانتا ہوں تمہیں ہر پریشانی یا مسئلے میں میرا 'میں ہوں نا' سننے کی ایسی عادت پڑی ہے کہ جب تک میرے سامنے من کا غبار نہ نکال لو،زندہ محسوس نہیں کرپاتی

سب کہ لیئے مغرور سی لڑکی درحقیقت کس قدر کمزور ہے یہ مجھ سے بہتر کوئ نہیں جان سکتا"

وہ اس کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا

"یہ بے عزتی تھی کہ تعریف"

زمل نے ناک چڑھا کہ کہا،تو وہ ہسنے لگا

"کچھ بھی سمجھ لو"

تبھی دروازہ ناک کر کہ امل اندر آئ

"اگر رومانس ہوگیا ہو تو چل کہ کھانا کھا لیں"

"زمل تم نے مجھے دھوکہ دیا،افسوس بےوفا لڑکی"

امل کہ پیچھے سے زاویار بھی نمودار ہوتے ہوئے بولا

"تو رک تیری محبت کہ چاہ میں پورے کرتا ہوں"

ضامن اس تک پہنچتا مگر اس سے پہلے زاویار نے دوڑ لگادی تھی۔۔۔

"آپ نے نکاح کا ڈریس لینے جانے سے انکار کیوں کردیا"

ہاشم لیٹا ہوا اپنی سوچوں میں مگن تھا،جب زمل وہاں آئ تھی۔۔،ضامن بھی وہیں موجود تھا

"کیوں کہ میرا دل نہیں چاہا"

"ہاشم بھائ آپکا نکاح ہورہا ہے۔،یہ عید کا سوٹ لینے جانے کی بات نہیں ہورہی"

زمل نے اسے سمجھانا چاہا

"کی فرق پڑتا ہے جب میرے لیئے یہ سب معنی ہی نہیں رکھتا"

"ایک منٹ۔۔۔کوئ مجھے بتائے گا کہ کیا ہورہا ہے"

ضامن نے سوال کیا

"پوچھو انہی سے،بلکہ سمجھاؤ انہیں یہ رشتہ بخوش نبھائیں گے تو ہی یہ شادی ہوگی،ورنہ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا،بعد کہ رونے سے بہتر ہے کہ ابھی رولیا جائے"

زمل غصے میں سب کہہ کہ چلی گئ

"بھائ یہ سب کیا ہورہا ہے"

ضامن نے پوچھا۔۔،تو ہاشم لفظ بہ لفظ اسے سب بتانے لگ

ا

اور ضامن حیران پریشان سا سب سنتا رہا۔۔

"اور آپ اب شادی کررہے ہیں"

"تو میں کیا کروں ضامن"۔۔۔۔وہ بےبس تھا

"دادو سے بات کریں یار"

"تم جانتے ہو وہ نہیں مانیں گی"

"تو پھر۔۔؟"

پھر یہ کہ کوئ چوائس نہیں ہے"

ہاشم سر نفی میں ہلانے لگا

"چوائس ہے بھائی،ابھی آپ کہ پاس چوائس ہے،مگر بعد میں نہیں ہوگی،بزدلوں کی طرح فیصلہ نہ کیجیئے گا،ابھی بھی وقت ہے"

وہ اسے سوچنے کہ لیئے چھوڑ کہ باہر نکل آیا

ضامن باہر لان میں آیا،تو زمل کو ان سب کہ بیچ میں بیٹھا ہوا پایا۔۔ وہ ڈائریکٹ اس کا ہاتھ پکڑ کہ وہاں سے لے آیا اور زاویار زور زور سے سیٹی بجانے لگا

"تم تو منہ بند کرو اپنا"

امل نے اس کہ بازو پہ دھپ رسید کی۔،اور بس پھر امل اور زاویار بن گیئے ٹام اینڈ جیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے بھائی کو سمجھایا ہے"

ضامن نے بات شروع کی

"میں انہیں ہزار دفعہ سمجھا چکی ہوں"

زمل نے جواب دیا

"یار زمل تم جانتی تو ہو ان کیلیئے یہ سب کتنا مشکل ہے ابھی،اچانک اتنا بڑا چینج۔۔۔۔۔

"ضامن ابھی ان کیلیئے مشکل ہے،بعد میں سب کیلیئے مشکل ہوجائے گا"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"میں جانتا ہوں،مگر تم بھی سمجھو انہیں کچھ اسپیس دو،تم بھی جانتی ہو مجھے یہ سب تمہیں سمجھانے کی

ضرورت نہیں ہے کہ دل ہر جگہ نہیں لگتا،لاڈ ہر کسی سے نہیں اٹھوائے جاتے ،مان ہر کسی پہ نہیں ہوتا،ہر کسی کیلئے ہم کھلی کتاب نہیں ہوتے،ہر کسی کی آنکھوں سے پڑھے جانے کی خواہش نہیں ہوتی، کبھی کسی ہجوم پہ نگاہ نہیں رکتی، نظر کسی ایک پہ ہی ٹکتی ہے،دل کوئی نامعلوم جزیرہ نہیں جو ہر کشتی کو پناہ دینا چاہتا ہے۔، سمجھ رہی ہو نہ"

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا

"ہاں۔، تمہیں تو فلاسفر ہونا چاہیے تھا"

وہ شرارت سے بول کہ ہنسنے لگی ، ضامن بھی سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنس دیا

"کیا یار آپی آپ کیوں ڈریس لینے نہیں جارہی ہیں"

امل کب سے فجر کو منا رہی تھی، مگر اسکی نہ ہاں میں نہ بدلی،ہاشم کی بے دلی دیکھ کہ اسکا بھی جی۔

اچاٹ ہو گیا تھا

"مجھے تنگ نہیں کرو امل"

"کیا ہو گیا بھئی، آپ ہی کی شادی ہے یار، تھوڑا سیریئس لے لو شادی کو۔،شادی ہے یہ کالج کی فیئر ویل پارٹی نہیں ہے یار خدا کو مانو"

"امل تم چلو میں انکو لے کہ آتی ہوں"

زمل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"جلدی آنا،میں ہاشم بھائی کو تیار کرواتی ہوں"

امل اس کہ کان میں سرگوشی کر کہ جلدی سے باہر بھاگی

"کیا ہوا ہے آپی"

زمل اسکا ہاتھ تھام کہ پوچھنے لگی

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی زمل"

"کیوں"۔۔۔۔وہ حیران ہوئ

"میں ابھی رو سکتی ہوں،لیکن ساری زندگی نہیں روسکتی"

"نہیں آپی وہ ہاشم بھائ۔۔۔۔۔"

"بس کردو زمل،مجھے سب معلوم ہے،میں ہاشم اور ضامن کہ درمیان ہونے والی گفتگو سن چکی ہوں"

فجر کی آنکھوں میں نمی اتر آئ۔،زمل نے سرجھکا لیا،فجر نے کہنا شروع کیا

"پتا ہے ہم خود کو اذیت میں خود ہی ڈالتے ہیں،کسی ایسے انسان کہ سامنے اپنے جذبات ضائع کر کہ جو ان لفظوں کو سمجھے گا ہی نہیں،اس پہ محبت یا محبتوں بھرے جملے ضائع کر کہ واپسی کی توقع رکھتے ہیں،اور پھر روتے ہیں کہ اسنے ہمیں رلایا۔۔ارے نہیں۔۔! ہماری توقعات ہماری تکلیف کی وجہ بنتی تھی،میں نے خود کو سمجھا لیا ہے اپنی خوشی کو خود میں ڈھونڈنا ہے دوسروں میں نہیں"

فجر کہتے ہوئے روپڑی تھی،زمل نے فورا اسے گلے سے لگایا

"مگر آپی کسی کو محبت کرنے کیلیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ محبت بھرے جملے نچھاور کر رہے ہیں تو یہ آپکی محبت ہے۔اگر وہ اچھا جواب نہیں دے رہا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ قابل ہی نہیں ہے۔۔۔ پھر لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اس نے تکلیف دی۔ حالانکہ محبت کرنا یا نہ کرنا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہ دل کے رشتے ہیں"۔۔۔

"یہ بہت مشکل ہے زمل،کیا تم میرا ساتھ دوگی"

فجر اس کہ گلے سے لگی پوچھنے لگی

"یہ کیسی باتیں کررہی ہیں آپ آپی،میں ہمیشہ آپ کہ ساتھ ہوں"
زمل نے اسےیقین دہانی کروائی

"بابا میں آجاؤں"
زمل نے اجازت چاہی۔،
"آجاؤ میری بیٹی"
وہ بہت محبت سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔،یہ انکی ہمیشہ کی عادت تھی،وہ اپنی تینوں بیٹیوں پہ جان نچھاور کرتے تھے
"ارے بیٹھیئے آفندی صاحب کھڑے کیوں ہوگیئے"
زمل شرارت سے بولی
"ہاہاہا بدتمیز"۔۔۔وہ بیٹھے،تو دو منٹ زمل چپ رہی،وہ ڈر رہی تھی۔،اسنے ضامن سے بھی بات نہیں کی تھی جانے اسکا کیا ری ایکشن ہوگا۔۔وہ سوچنے لگی
"کیا بات ہے زمل"
"بابا وہ بات یہ ہے کہ۔۔"
ابھی زمل کچھ بولتی اس سے پہلے مریم بیگم وہاں آئیں
"نیچے چل کہ دیکھیئے کیا کارنامہ انجام دے کہ آئے ہیں بھتیجے"۔۔۔
وہ نخوت سے بولیں
"کیا ہوا مما"۔۔۔۔زمل نے پوچھا

"ہاشم لڑکی لے کہ آیا ہے"

"لل۔۔لڑکی کیا مطلب"۔۔۔وہ ٹھٹکی دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی،اور ان دونوں کہ کچھ کرنے،کہنے یا سننے سے پہلے وہ کمرے سے بھاگتے ہوئے نکلی تھی

"بتاؤ برخوردار یہ کون ہے"

وہ لاؤنج میں آئی،تو دادو کی گرج دار آواز گونج رہی تھی

ہاشم ایک لڑکی کہ ساتھ کھڑا تھا،اور ان کہ ساتھ ایک طرف زاویار کھڑا تھا اور طرف ضامن۔۔

زمل نے ضامن کی جانب دیکھا،تو وہ اس پہ سے نظر پھیر گیا

"کیا پوچھا ہے تم لوگوں سے کون ہے یہ"

جواد صاحب غصے سے دہاڑے تھے

امل فجر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی،جو کسی بھی وقت گرجاتی۔۔

"بابا،بھائی نے آپ لوگوں سے کئی دفع بات کی مگر آپ نے سنا ہی نہیں،تو ہم سے بھائی کا نکاح کروادیا ہے،یہ زینب ہے"

ضامن نے بتایا،سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

اور جواد صاحب نے ایک زور دار تھپڑ ہاشم کو لگایا تھا

سب چپ تھے

"یہ تربیت کی تھی ہم نے تمہاری کہ ایک لڑکی کو بھگا لاؤ،اور تم قاضی صاحب بنے بھائی کا نکاح پڑھوا کہ آئے ہیں،بہت خوب تو اب اس گھر میں کیا کررہے ہو تم لوگ"

انہوں نے ہاشم کہ ساتھ ساتھ ضامن کو دھکا دیا،جو لڑکھڑا کہ دو قدم پیچھے ہٹے

"بس کیجیۓ ابو،زندگی میں نے گزارنی ہے،تو میں کیوں اس سے شادی کروں جسے میں پسند ہی نہیں کرتا،ساری زندگی دادو کہ فیصلے کہ آگے سر جھکایا ہے آپ نے اب کم از کم ہماری تو نہ قربانی دیں"

ہاشم بھی چیخ کہ بولا تھا

"واہ بیٹا بہت خوب،یہ تربیت کی ہے تم نے انکی"

دادو بھی تیز لہجے سے بولیں

"اور تم بہو رانی کس نیچ خاندان سے ہو"

وہ زینب سے مخاطب ہوئیں

"دادو بس بہت ہوا،میں ایک لفظ نہیں کسی کا برداشت کرونگا،بیوی ہے یہ میری سمجھیں آپ"

ہاشم ہر ایک سے لڑرہا تھا،وہ غلط قدم اٹھا چکا تھا تو اب نتائج بھی تو بھگتنے تھے نہ۔۔

"زبان تو دیکھو لاڈلے کی جج کر کہ آئے ہو نہ،شاباش بہت خوب کیا کہہ سکتے ہیں جب ماں نے ہی ایسی تربیت کی ہے،آج سے میری صرف تین پوتیاں ہیں، کوئ نواسہ نہیں، کوئ پوتا نہیں، مرگ ۓ سب۔۔"

"اور مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا نہیں ہے"

اس سب میں آفندی صاحب پہلی مرتبہ بولے

"آپی"۔۔۔امل چلائ۔۔۔فجر اسی کہ بازوؤں میں جھول گئ تھی

سب بھاگے تھے اسکی طرف،

ضامن اور زاویار نے اسے پکڑنا چاہا تو آفندی صاحب بولے

"اسے ہاتھ مت لگانا،ابھی میرے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اپنی اولاد سنبھال سکوں"
وہ فجر کو لیئے باہر کی طرف بھاگے

آفندی صاحب،جواد احمد،مریم بیگم اور زمل ہسپتال کہ کوریڈور میں موجود ڈاکٹر کہ باہر آنے کا انتظار کررہے تھے،جب ڈاکٹر باہر آئے
"ڈاکٹر میری۔۔میری بیٹی کیسی ہے"
مریم بیگم بولیں
"گھبرانے کی بات نہیں ہے،پیشنٹ کا بی-پی بہت لو ہوگیا تھا جس وجہ سے وہ بیہوش ہوگئیں تھیں،ڈرپ لگا دی ہے، بی-پی نارمل ہوگا تو وہ ہوش میں آجائینگی"
ڈاکٹر نے بتایا تو سب کو تسلی ہوئ
زمل نے مریم بیگم کو تھام کہ وہاں موجود بینچ پہ بٹھایا،جبکہ امل گھر پہ دادو کہ پاس تھی
"مما سب ٹھیک ہوجائے گا آپ پریشان نہ ہوں"
"کیسے پریشان نہ ہوں،میری بیٹی کی شادی ٹوٹ گئ ہے،ہسپتال میں پڑی ہے وہ کیسے پریشان نہ ہوں"
وہ کہتے ہوئے رونے لگیں،ماں تھیں نہ بیٹی کا غم انہیں رلا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو ہاشم سیدھا بیڈ پہ جا کہ لیٹا۔۔
"آئ ایم سوری جو کچھ دادو نے کہا"
ہاشم اسکا ہاتھ تھام کہ بولا

"کوئی بات نہیں،ہم نے جو کیا ہے اس پہ یہ سب سننا تو ملے گا"

وہ پھیکا سا مسکرائی،تو ہاشم نے اثبات میں سر ہلا کہ آنکھیں موند گیا

زمل صبح جواد صاحب کہ ساتھ گھر آگئ تھی،فجر کا بی-پی نارمل نہیں ہوپارہا تھا۔۔وہ ہوش میں آگئ تھی،مگر ابھی کمزوری بہت تھی وہ اٹھ نہیں پارہی تھی جس کہ باعث ڈاکٹر نے دو دن ہسپتال میں رکنے کا ہی کہا تھا

"کیسی ہیں آپی"

فجر کو دیکھ کہ امل اس کی جانب لپکی۔۔جواد صاحب وہاں سے چلے گ ئے تھے

"ٹھیک ہیں اب،تم نے ناشتہ کیا"

زمل نے پوچھا

"نہیں،مجھے کہاں آتا ہے بنانا"

وہ پھیکا سا ہنس کہ بولی

"آؤ چلو میں بناتی ہوں"

زمل کچن کی جانب بڑھتی ہوئ بولی

تو امل بھی اس کہ پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ دونوں ناشتہ کر کہ کچن سے نکلیں تو سامنے سے ضامن،ہاشم اور زینب کو آتے دیکھا،

وہ دونوں انہیں نظرانداز کر کہ آگے بڑھنے لگیں تو ہاشم نے زمل کو آواز دی۔۔۔

"فجر کیسی ہے"

"کیسی ہونی چاہیے وہ"

زمل نے جواب دینے کہ بجائے سوال کیا

"میں شرمندہ ہوں مگر۔۔۔

"آپکی شرمندگی سے بات تو نہیں بنتی مگر اب آپکا کوئ تعلق نہیں کہ وہ زندہ ہیں مر گئیں ہیں"

زمل نے جواب دیا اور ایک نظر زینب کو دیکھ کہ بولی

"شادی مبارک ہو"

اس سب میں وہ ضامن کو مکمل نظرانداز کیۓ ہوئے تھی

جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

"مجھے بہت غصہ آرہا ہے زمل"

امل چپس کھاتے ہوئے بولی

وہ دونوں آج کالج آئیں تھیں،اور اب کلاس نہ ہونے کی وجہ سے کینٹین میں موجود تھیں

گھر پہ وہ کوئ بات نہیں کر سکی تھیں،مستقل وہ دونوں فجر کہ ساتھ موجود تھیں،ہر وقت کوئ نہ کوئ اوٹ پٹانگ باتوں سے اس کو ہنساتی رہتی تھی

"مجھے سب پتہ تھا امل"

"کیا مطلب،یہ مت کہنا کہ تم جانتی تھی ہاشم بھائ شادی کرنے جارہے ہیں"

امل کو اس کی بات پہ دھچکا جبھی آگے ہوتے ہوئے بولی

"پاگل ہو کیا سر نہ پھاڑ دیتی میں انکا"

زمل غصے سے بولی

"اچھا باقی سب تو مجھے بھی پتہ تھا کہ وہ زینب کو چاہتے ہیں"

"تم کیسے جانتی تھی"۔۔۔وہ پوچھنے لگی

"تم لوگوں سے زیادہ میں ان کہ کلوز تھی شاید، مگر میں ان کو معاف نہیں کروں گی،اور خبردار جو ضامن بھائ سے بات کی ہو تو،بھول جاؤ اب انہیں"

امل یاد آنے پہ بولی،اسکی بات پہ زمل نے تڑپ کہ اسے دیکھا،باقی سب کیلئے کتنا آسان ہوتا ہے نہ اسے بھول جانے کا کہہ دینا۔۔

"ہاں میں ناراض ہوں اس سے"۔۔۔زمل اپنے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔امل نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا

وہ سمجھ نہیں سکی کہ زمل خود کو باور کروارہی تھی یا خود کو ہمت دے رہی تھی

"دیکھو زمل جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیئے تھا،مگر تم اب جانتی ہو کہ شاید ہی ایسا ممکن ہو جو تم چاہتی ہو،ورنہ اب کوئ چانس نظر نہیں آرہا ہے،خود کو سمجھاؤ ہمت کرو"

امل اس کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھے رسانیت سے اسے سمجھانے لگی۔۔

زمل آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیل کہ اٹھ کھڑی ہوئ۔۔

"چلو کلاس کا ٹائم ہوگیا"۔۔تو امل بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئ

"سلام پھپھو"

وہ دونوں کالج سے گھر آئیں تو لاؤنج میں ہی دادو اور صباء بیگم موجود تھیں،انہیں سلام کر کہ وہ انہیں

کہ پاس بیٹھ کہ باتیں کرنے لگیں۔۔

تھوڑی دیر میں وہاں ضامن اور زاویار بھی آگ ئے تھے

جس کا کسی نے بھی خاص نوٹس نہیں لیا،ضامن اپنے سامنے والے صوفے پہ موجود زمل کو ایک ٹک دیکھنے میں مصروف تھا جب زاویار نے اسے کہنی مار کہ اسکا ارتکاز توڑا

"بس کردے کچھ شرم کرلے،سب کہ بیچ میں تاڑ رہا ہے اسے"

"تو اپنا کام کرنہ"۔۔۔وہ جھنجھلا کہ بولا

"دیکھ بھی نہیں رہی وہ تیری طرف"

زاویار نے ہنس کہ کہا

"ناراض ہے نہ اسلی ئے"

"اور وہ مانے گی کیسے"۔۔۔وہ پوچھنے لگا

"اسکو کوئ نہیں منا سکتا جب تک وہ خود نہ ماننا چاہے"

ضامن افسوس سے بولا

"بس کر،افسوس ایسے کررہا ہے جیسے تیرے بھائ نے نہیں اسکی بہن نے بھاگ کہ شادی کی ہے"

"زیادہ بکواس نہ کر"۔۔۔وہ گھور کہ بولا

"اماں جی آجائیں کھانا لگ گیا ہے"

آمنہ بیگم ڈائننگ ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے بولیں

"تم دونوں نے چینج نہیں کیا اب تک،جاؤ چینج کرو جا کہ،اور زمل تم فجر کہ ساتھ کھالینا،وہ تمہارا پوچھ رہی تھی"

مریم بیگم وہاں آتے ہوئے بولیں،انکی بات پہ ضامن نے زاویار کی جانب دیکھا

"اچھا میں انہیں لے کہ آتی ہوں"

زمل بیگ اٹھاتے ہوئے بولی،تو امل بھی اٹھ گئ

"اس کو کمرے میں ہی رہنے دو"

زینب اور ہاشم کو آتے دیکھ کہ مریم بیگم نے منع کرنا چاہا

"کیوں،انہوں نے بھاگ کہ شادی کی ہے جو وہ چھپ کہ بیٹھیں"

زمل ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو کہ بول پڑی،جبکہ ضامن نے بےیقینی سے اسکی جانب دیکھا،وہ تو کسی قاتل کو بھی قاتل کہتے ہوئے سودفعہ سوچتی تھی تو اب اتنی تلخ مزاج کیسے ہوگئ وہ۔۔۔جبکہ زینب نے شرمندگی سے سرجھکالیا

آنکھوں میں فورا آنسو آئے تھے،جنہیں چھپانے کیلئے وہ سرجھکائے بیٹھی رہی۔۔

"آپی چلیں کھانا کھائیں چل کہ سب کہ ساتھ"

وہ کمرے میں آتے ہوئے بولی

"یہیں لے آؤ،ہم تینوں ساتھ کھالینگے،مجھ سے اٹھا نہیں جارہا"۔۔۔فجر بہانہ کرتے ہوئے بولی

"کب تک اس کمرے میں قید رہیں گی،جنہیں شرمندگی ہونی چاہئے وہ سب تو پورے گھر میں دندناتے پھر رہے ہیں"

زمل کو غصہ آیا

"زمل ضد نہیں کرو"

"آپی آپ 5منٹ میں اٹھ رہی ہیں بس بہت ہوا،اور جب ہم خود ہی اس شادی سے انکار کرنے جارہے تھے،پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ کیا ہوا،بس اٹھیں چلیں"

وہ فجر کا ہاتھ پکڑ کہ اٹھانے لگی

"ضامن سے بات ہوئ"۔۔۔۔فجر نے پوچھا

"نہیں"

"اسکو معاف نہیں کرنا زمل،وہ اپنے بھائ کیلئے تم سے رشتہ داؤ پہ لگا گیا،تو تم اپنی بہن کیلئے وہ رشتہ ختم کردینا"

زمل نے حیرانی سے اسکی جانب دیکھا،ایک پل کو اسے فجر خودغرض لگی،مگر یہاں اسکی خودغرضی جائز تھی

"چلیں کھانا کھاتے ہیں"۔۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

"مجھے غلط مت سمجھنا زمل،مگر یہاں ہاشم کو پےبیک کرنے دو،وہ اپنے بھائ پہ جان دیتا ہے،میں دیکھنا چاہتی ہوں جب اس کہ بھائ نے اس کیلئے اپنی بچپن کا عشق داؤ پہ لگا دیا،تو وہ کیا کریگا،اس سے محبت پہ میرے ساتھ تمہیں سزا ملی ہے تو،وہ بھی تو سزا کا حقدار ہوا نہ"

فجر نے کہا تو زمل نے مہز گردن ہلادی

"مت دیکھ کہ وہ شخص گنہگار ہے کتنا

یہ دیکھ کہ تیرے ساتھ وفادار ہے کتنا"

وہ دونوں کھانے کی میز پہ پہنچیں تو تقریبا سب کھانا شروع کرچکے تھے،سوائے ضامن کہ،وہ زمل کا

انتظار کررہا تھا،اور وہاں موجود ینگ پارٹی میں سب جانتے تھے،
یہ ان دونوں کی شروع سے عادت تھی،دونوں میں سے ٹیبل پہ ایک بھی موجود نہ ہوتا،تو تب تک دوسرا کھانا شروع نہیں کرتا تھا۔۔۔
"زمل یہ پانی کا جگ بھر لانا"
صباء بیگم نے اسے جگ تھمایا
"جی پھپھو۔،"
"لاؤ میں لے آتی ہوں"
زینب نے کہا،تو زمل بغیر کوئ جواب دیۓ چلی گئ
سب نے ایک نظر دونوں کو دیکھا پھر دوبارہ کھانے میں مصروف ہوگۓ
وہ واپس آئ تو فجر اسکی جگہ پہ براجمان تھی،جو کہ ضامن کہ برابر والی کرسی تھی،وہ جانتی تھی فجر جان بوجھ کہ وہاں بیٹھی تھی،جبھی خاموشی سے دوسری طرف جا کہ بیٹھ گئ۔،
کھانے کہ دوران ضامن سے نظر ملی تو وہ اسے دیکھ کہ مسکرایا،جسے نظرانداز کر کہ وہ کھانے میں مصروف رہی
"ہاش ضامن بیٹا،خوب محنت لگنے والی ہے تیری،پاپڑ بیلنے شروع ہوجا"
زاویار اسکا مسکرانا،اور زمل کا نظرانداز کرنا دیکھ کہ بولا
تو ٹیبل کہ نیچے سے ضامن نے اس کہ پیر پہ زور سے اپنا پیر مارا،تو درد سے چیخ اٹھا،سب نے اسکی جانب دیکھا،تو وہ ہنسنے لگا
"مرچ کھالی غلطی سے"

"حالانکہ مرچوں والے کام یہ خود کرتا ہے"

امل زمل کہ کان میں آہستگی سے بولی تو وہ پھیکا سا مسکرادی۔۔

ضامن اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا جب جب سویرا بیگم کے کمرے سے نکلتی ہوئ زمل سے ٹکڑایا۔۔۔

زمل کا سر ضامن کے سینے سے ٹکرایا تو اسے لگا جیسے کسی پتھر سے سر ٹکرایا ہو۔۔

"افففف خدا"

زمل اپنا سر پکڑ کہ بولی۔۔۔

"دکھاؤ لگی تو نہیں"

ضامن اپنا بازو اس گرد حائل کر کہ اسے گرنے سے بچاتے ہوئے بولا

"اندھے ہو دکھتا نہیں کیا"

زمل نے سر اٹھا کہ کہا تو،ضامن کو اپنے نزدیک دیکھ کہ

جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"اوکے ایم سوری"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے بولا،تو زمل جو پہلے ہی ٹکرانے پہ روہانسی ہوگئ تھی،اس کہ اتنے نرم لہجے پہ باقاعدہ آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔

وہ جانتا تھا زمل پریشان تھی،ناراض تھی،جبھی اسے اسپیس دے رہا تھا،تاکہ اسکا غصہ ٹھنڈا ہو تو وہ اسے منالے۔۔۔

وہ وہاں سے جانے لگی جب ضامن نے اس کا بازو پکڑا اور اسے زبردستی اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آیا۔۔۔

کمرے میں لا کر اس نے دروازہ بند کیا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

"ضامن دروازہ کھولو،مجھے بہت کام ہے"

زمل گھبراتے ہوئے بولی کیونکہ ضامن اس کے نزدیک کھڑے اسے مسلسل دیکھ رہا تھا

"ایک دفعہ میری بات سن لو پھر چلی جانا"

"مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی بات"

وہ دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

"ادھر مجھے دیکھو"۔۔۔وہ اسکا چہرہ پکڑ کہ اپنی طرف کر کہ بولا،تو زمل نے آنکھیں بند کرلیں،کیونکہ آنکھیں برسنے کو تیار تھیں

"ہے شششش رونا نہیں،تم ایک دفعہ میری بات سن لو میں سب ٹھیک کردونگا،ٹرسٹ می"

"نہیں سننا مجھے کچھ،مجھے کچھ ٹھیک نہیں کرنا،نہیں کرنا مجھے تم پہ ٹرسٹ سمجھے تم،جان چھوڑدو میری خدا کیلئے"

وہ چلّا چلّا کہ کہتی،اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے اس سے چھڑوا کہ وہاں سے نکل گئی۔۔،

پیچھے ضامن اس کہ ری-ایکشن پہ ششدر رہ-گیا

بھول سے اگر کوئی بھول ہوئی ہو تو

بھول سمجھ کر بھول جانا

بھولنا صرف بھول کو ہی

بھول کر ہمیں نہ بھول جانا۔۔۔

"بس کر دو اب کیوں رو رہی ہو،یا تو انکی سن لینی تھی"

امل زمل کہ مسلسل رونے پہ چڑھ کہ بولی

"یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے"

وہ روتے ہوئے بولی

"لو جی کرے کوئ تو بھرے کوئ،سر پہ گن رکھی تھی تمہارے ہم نے"۔۔۔

امل دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکاتے ہوئے بولی

"تم لوگوں کو میں انسان نہیں لگتی نہ،آپی اپنا حکم سنا کہ چلی گئیں،اسے سزا دینا،تم بول کہ چلی گئ اسے بھول جاؤ،

اور وہ کہتا ہے سب صحیح کر دونگا،مجھے بتاؤ میں کیسے اس سے دور رہوں گی،اور ایک ہی گھر میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"

"ارے یار میں نے تو ایک اپنی طرف سے بات کی تھی،اور آپی کو تم رہنے دو،جو تمہیں صحیح لگتا ہے وہ کرو،کیوں کہ جو بھی نتیجہ ہو گا وہ تمہیں ہی فیس کرنا ہے"

امل اسے سمجھانے لگی

"مگر اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگی اسکو"

زمل نے اپنے آنسو پونچھے

"کیا مطلب ہے پھر تم رو کیوں رہی تھی"

امل کو شدید حیرت ہوئ

"وہ تو غصہ آرہا تھا نہ"

وہ منہ بنا کہ بولی۔۔

"مرو تم پاگل عورت"۔۔۔امل نے غصے سے تکیہ اٹھا کہ اسے مارا

"مار کیوں رہی ہو"۔۔۔زمل نے تکیہ کیچ کیا

"عجیب ہو یار تم لوگ،اس سے لڑنا ہے،مگر اس سے دور نہیں جانا،ناراض بھی رہنا ہے اپنی مرضی سے ہے اور روتے بھی رہنا ہے"

وہ غصے سے چبا چبا کہ بولی تو زمل ہنسنے لگی

"وہ آج ان لوگوں کی خالہ آرہی ہیں اپنے دونوں بچوں سمیت"۔۔۔امل نے بتایا

"کیوں بھئ"

"ہاجھم بھائ نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اسکا ولیمہ بھی تو کرنا ہے"۔۔۔

"ا ھھھھھھھھا پھر تو وہ ردا بھی آئے گی"

زمل کچھ سوچتے ہوئے بولی،امل ہنسنے لگی ردا کا ضامن سے حد سے زیادہ چپکنے پہ زمل کو وہ زہر لگتی تھی

"پریشان نہیں ہو،اس بار ہم دونوں اسکو مزہ چکھائیں گے"

امل شیطانی مسکراہٹ سجائے بولی،اسکا اشارہ سمجھ کہ زمل نے بھی ہنستے ہوئے سر ہلایا

"اہاں تو آپ لوگ آہی گ ئے"

ضامن اپنی خالہ ،ردا اور حسن سے ملتا ہوا زمل کہ ساتھ ٹوسیٹر صوفے پہ آبیٹھا۔۔زمل پہلو بدل کہ رہ گئ

"اور ردا کیسی ہو تم"

ضامن اپنی عادت کہ خلاف مسکراتے ہوئے بولا

اور ردا تو اس کہ مسکرا کہ بات کرنے پہ خوشی سے پھولے نہ سمارہی تھی

"میں ٹھیک ہوں ضامن"

"زمل بیٹا جاؤ چائے بنالو"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ کچن میں جانے کیلیۓ اٹھی

"میں بھی ہیلپ کردیتی ہوں"۔۔۔زینب بھی اٹھی تھی

"بھابھی آپ تھک جائیں گی اسکو کرنے دیں"

ضامن نے زمل کی جانب دیکھ کہ کہا،تو وہ اسے گھور کہ رہ گئ

"کیوں وہ نہیں تھکے گی کیا"۔۔۔۔زینب مسکرا کہ بولی

"نہیں وہ ایلیئن ہے نہ اسلیۓ"۔۔۔

ضامن کہ بولنے سے پہلے ہی ردا بول پڑی

"ہاں نہ جس سیارے سے یہ لوگ ہم بھی وہیں ہوتے تھے"

امل نے جوابی کارروائ پہ کہا

جس پہ زمل نے قہقہہ لگایا

"ارے ٹڈی تم کہاں چلی"۔۔۔زاویار نے امل کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کہ پوچھا

"آپ نے مجھے ٹڈی کہا"۔۔۔امل اپنی طرف اشارہ کر کہ بے یقینی سے بولی

"نہیں تو تمہارے علاوہ یہاں اور کون ہے۔،اور یہ آپ کہہ کہ اتنی عزت"۔۔وہ صوفے پہ بیٹھا مزے سے بولا

"ہاں تمہیں کہاں عزت راس آتی ہے ،اور میں کوئ ٹڈی نہیں ہوں"۔۔۔امل ناک چڑھا کہ بولی

"ہو ٹڈی تم ۔۔۔تمہاری جتنی لڑکیاں ساتویں کلاس میں ہوتی ہیں کوئ دیکھ کہ یقین کرے گا ہی نہیں کہ فرسٹ ایئر میں ہو"۔۔۔زاویار اسے مسلسل چڑا رہا تھا۔۔

"کوئ نہیں میری ہائیٹ 5'5 ہے اور بلکل نارمل ہے۔"۔۔۔امل نے کہا

"تو میں کب بولا کہ ابنارمل ہے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ اسکول جانے کی عمر میں کالج جارہی ہو"۔۔۔زاویار ہنس کہ بولا

"اچھا ایک کپ چائے بنادو اور چینی کم رکھنا۔۔۔زاویار اس کہ بولنے سے پہلے ہی دوبارہ بولا زہر نہ ڈال دوں چینی کہ بجائے۔۔۔

"وہ تم خود اپنی چائے میں ڈال کہ پینا ٹڈی"

"مرو تم"۔۔۔امل پیر پٹخ کہ کہتی کچن کی جانب چلی گئ۔۔۔

وہ ہنسنے لگا

زمل اپنے کمرے میں آئ تو وہاں ضامن بیڈ پہ نیم دراز ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اس کا انتظار کررہا تھا

"تم۔۔۔تم یہاں کیا کررہے ہو"۔۔زمل حیران ہوئ

"تمہیں دیکھنے آیا تھا"۔۔۔وہ قدم قدم چل کہ اس تک آیا

"دیکھ لیا اب جاؤ"

"جی بھر کہ دیکھنے تو دو"

وہ اس کہ قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔زمل گڑبڑا گئ

"کیا بدتمیزی ہے یہ،نکلو یہاں سے چلو"۔۔۔

زمل دروازے کہ پاس کھڑی ہو کہ بولی

"میں تو نہیں جارہا،نکال سکتی ہو تو نکال کہ دکھاؤ"

وہ اپنے دونوں بازو سینے پہ باندھ کہ بولا

"تنگ نہیں کرو،ضامن"

"میں نے کہاں کچھ کیا،تم ہی سب کررہی ہو"

وہ کندھے اچکا کہ بولا

"اور کچھ"

"اتنی پیاری لگتی ہو تم منہ پھلائے ہوئے"

وہ اپنی انگلیاں اس کہ گالوں سے ٹچ کر کہ بولا

۔۔"ضامن"۔۔۔۔وہ سٹپٹائ

"کیا ضامن،کیوں لاپرواہ ہوتی جارہی ہو میری طرف سے تم جانتی ہو نہ مجھے تمہارے بغیر رہنا نہیں آتا"

وہ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا

"بولو چپ کیوں ہو،ہم کیوں ان کیلئے ایک دوسرے سے دور ہورہے ہیں"

اسکی خاموشی پہ وہ دوبارہ بولا

"تمہیں ایک دفعہ سوچنا چاہئے تھا،ضامن اس سب سے ہمارا رشتہ کتنا اثرانداز ہوگا"

وہ اسکا ہاتھ تھام کہ بولی

"میں نے کہا تھا نہ ہم کبھی الگ نہیں ہونگے میں ہونے ہی نہیں دونگا"

وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے،زمل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موند لیں تو ضامن کہ چہرے پہ تبسم بکھر گیا

جبھی کوئ کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا

وہ دونوں فورا سے پہلے دور ہوئے تھے

اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زمل کا رنگ اڑا تھا

وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے،زمل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موند لیں تو ضامن کہ چہرے پہ تبسم بکھر گیا

جبھی کوئ کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا

وہ دونوں فورا سے پہلے دور ہوئے تھے

اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زمل کا رنگ اڑا تھا

"کیا ہورہا ہے یہاں"

امل شرارت سے اندر آتے ہوئے بولی۔،

زمل چہرے پہ ہاتھ پھیر کہ خود کو پرسکون کرنے لگی

جبکہ ضامن سرد نظروں سے اسے دیکھتا ہوا، نفی میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا

"کیا ہوگیا"۔۔۔امل ہنسنے لگی

"جان نکال دی تھی تم نے میری"۔۔زمل بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"دل دھک دھک ہورہا ہے کیا"۔۔۔امل شرارت میں آہستگی سے بولی

"بہت زور سے"۔۔۔زمل نے کہا تو امل ہنسنے لگی

"تم کیوں آئی تھی"۔۔۔ زمل لیٹتے ہوئے پوچھنے لگی

"کیوں تمہارا مومنٹ خراب ہوگیا کیا"

"شٹ اپ امل"۔۔۔زمل آنکھیں دکھا کہ بولی، مگر اس کہ ہونٹ ایک خوبصورت مسکراہٹ کا احاطہ کیۓ ہوئے تھے

"اوۓ ہوئے کوئی تو روک لو"۔۔۔امل ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی

"نکلو یہاں سے چلو"۔۔۔

"تم اٹھو میں اور آپی شاپنگ پہ جارہے ہیں تم بھی چلو"

امل اسے اٹھانے لگی

"نہیں، نہیں، نہیں مجھے نہیں جانا شاپنگ پہ"

وہ جو اٹھنے لگی تھی، امل کی بات سن کہ واپس سے لیٹ گئ

"چلو نہ مزا آئیگا"۔۔۔

"چلو یار"۔۔۔زمل منہ بناتے ہوئے بولی

"یار بس بھی کردو اب،اور زمل تم تو آہی نہیں رہی تھی،اب ختم ہی نہیں ہورہی تم لوگوں کی شاپنگ"

فجر جھنجھلا ک بولی

"آپی آپ فوڈ کورٹ میں جا کہ بیٹھیں،کچھ آرڈر کریں ہم بس ابھی آئے"۔۔۔

امل نے کہہ کہ زمل کا ہاتھ تھاما اور ایک شاپ کی جانب بڑھ گئ

"حد ہے ویسے،پہلے ہی اتنی گرمی ہے"

فجر فوڈ کورٹ کی جانب جاتے ہوئے بڑبڑائ،

وہ بے دھیانی میں چلتی ہوئ آرہی تھی اور نتیجتاً کسی سے بری طرح ٹکرائ تھی،

مقابل نے بروقت اسے کندھوں سے تھاما تھا،ورنہ یقیناً وہ زمین بوس ہوجاتی

"افف سوری سوری"۔۔۔۔وہ خجالت سے بولی

"اٹس اوکے،آپکو لگی تو نہیں"۔۔۔وہ اپنی سرمئ آنکھوں سے اسکی کالی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا

"نہیں تھینکس"۔۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کہ کہتی آگے بڑھ گئ

پیچھے وہ وہیں کھڑا اسے دور تک جاتے دیکھتا رہا تھا

"اوو دانش وہ گئ،آجا بھائ ادھر"

وہاں موجود اس کہ دوستوں میں سے ایک نے آواز دی تو وہ چونک کہ ایک نظر اسی طرف ڈال کہ جہاں سے وہ گئ تھی انکی جانب چلا گیا

"آپی آپ اپنی پینٹنگز دوبارہ اسٹارٹ کردیں نہ،بابا اس آرٹ کالج کا بتارہے تھے نہ"

زمل برگر سے خوب انصاف کرتے ہوئے بولی

"ہاں نہ آپی ویسے بھی گھر پہ کیا کریں گی"۔۔امل نے بھی تائید کی

"ہاں کرتی ہوں بابا سے بات"۔۔۔۔

"ہاں اور ویسے بھی اب ہاشم بھائی کا چیپٹر تو کلوز ہے"۔۔۔

امل نے کہا تو دونوں نے اسکی جانب دیکھا

"کیا صحیح کہہ رہی ہوں جس چیز کا کوئی سر پیر نہیں اس حقیقت کو قبول کرلیا جائے تو بہتر ہے خود کو دلاسے دینے سے بہتر ہے کہ حقیقت کا سامنا کریں،حقیقت پسند بنیں خوش فہم نہیں"

آخری بات امل نے فجر کو دیکھ کہ کہی تھی،

"تم منہ بند کروگی اپنا"۔۔۔زمل نے اسے ڈپٹا

" صحیح کہہ رہی ہے وہ"۔۔۔فجر کہہ کہ چپ ہوگئ

"میں چائے لے کہ آتی ہوں"۔۔۔زمل نے کہا تو امل حیران ہوئ

"یہاں بھی چائے،میری مت لانا"

"میرے لی ئے لے آنا"۔۔۔اسنے فجر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اسنے سرہلا کہ کہا

"آپی آپ برا مت مانی ئے گا"۔۔۔زمل کہ جانے کہ بعد امل نے کہا

"نہیں میری جان،تم نے جو سچ ہے وہی کہا"۔۔فجر نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ کہا۔۔تبھی زمل کا موبائل بجنے لگا۔۔امل نے ہاتھ میں لیا تو اسکرین ضامن کہ نام سے جگمگا رہی تھی

"میں آئ"۔۔۔وہ موبائل لی ئے وہاں سے مسکراتے ہوئے اٹھی

پیچھے فجر ایک گہرا سانس لیتی امل کی باتوں کو سوچتے ہوئے باہر کی جانب دیکھنے لگی

"یاد رہے گا ہمیں بھی یہ دورِ حیات
کیا خوب ترسے تھے ایک شخص کی خاطر"

"اوئے زمل یہ لو کال آرہی"۔۔۔امل اس کہ ہاتھ میں موبائل دیتے ہوئے بولی

"کون تھا ضامن"۔۔۔زمل نے پوچھا

امل نے سر اثبات میں ہلایا

"آپی نے تو نہیں دیکھا"۔۔۔اسنے یقین دھیانی چاہی

"نہیں میں نے اٹھا لیا تھا"

"ٹھیک تم یہ چائے لے کہ چلو میں آتی ہوں"۔۔۔وہ ضامن کو کال ملاتے ہوئے بولی

"کہاں ہو یار"۔۔۔کال ریسیو ہوتے ہی بولا

"تمہیں بتا کہ تو آئ تھی"۔۔۔زمل حیران ہوئ

"اتنی دیر لگتی ہے شاپنگ میں"۔۔۔وہ خفگی سے بولا

"ہاں مجھے لگتی ہے،اب جلدی سے کام کی بات پہ آؤ"

وہ اسے خاطر میں نہ لیتے ہوئے بولی

دوسری جانب ضامن نے موبائل کو کان سے ہٹا کہ گھورا

"موبائل کو بعد میں گھورنا کام بتاؤ"۔۔۔زمل شرارت سے بولی،تو وہ ہنس پڑا

"گھر جلدی آؤ ایک سرپرائز ہے"

"کیسا سرپرائز ہے"۔۔۔وہ عجلت سے بولی

"یہ تو گھر آ کہ ہی معلوم ہو گا نہ"

"یار بتادو نہ"

"نہیں میری جان، آپ گھر پہ ہوتیں تو مزا آتا، مگر خیر اب گھر آؤ بس"۔۔۔ضامن نے پیار سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

پیچھے وہ ضامن ضامن کرتی رہ گئ

"الّو کا کچھ لگتا"۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بولی

"کیا ہوا"۔۔۔۔وہ واپس آئ تو امل نے کان میں پوچھا

"پتہ نہیں کہہ رہا کچھ سرپرائز ہے"۔۔۔وہ سرگوشی کہ سے انداز میں بولی

"زینب بھابھی تو نہیں بھاگ گئیں"

"پاگل ہو کیا تم"۔۔۔زمل اس کہ اندازے پہ سر پیٹ کہ بولی۔۔

امل نے کندھے اچکادیئے۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچی تو سب کو لاؤنج میں موجود پایا

"آؤ میرے بچو"۔۔۔سویرا بیگم انہیں دیکھ کہ بولیں

"یہ کیا ہورہا ہے"۔۔۔امل نے زمل کہ کان میں کہا

"مجھے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہورہی ہے"

"چلو تو صحیح"۔۔۔فجر نے آنکھیں دکھائیں

"کیا ہوا دادو"۔۔۔امل نے پوچھا

"بھئ ہماری فجر کیلئے بہت اچھا رشتہ آیا ہے"

دادو نے بتایا،باقی سب مسکرادی ئے،جبکہ فجر سن کھڑی رہی

"واہ بھئ کون ہے"۔۔۔امل نے پوچھا

"کل آئینگے وہ لوگ،سب صحیح رہا تو اسی مہینے اس کو رخصت کردینگے،اور ایک فیصلہ اور ہم سب نے کیا ہے"

"کیسا فیصلہ"۔۔۔۔

"فجر کی شادی کہ ساتھ ساتھ ہاشم کا ولیمہ کردینگے اور ضامن اور زمل کا نکاح"۔۔۔۔

زمل نے حیران نظروں سے ضامن کو دیکھا،تو اسنے شرارت سے آنکھ ماری

"میری بیٹی بہت خوش رہیگی"آفندی صاحب فجر کو پیار کرتے ہوئے بولے

"کبھی کوئ مجھ غریب کا نہیں سوچتا"۔۔۔امل منہ بنا کہ بڑبڑائ تو زمل ہنسنے لگی

"ہنسو نہیں تمہاری تو لاٹری لگ گئ ہے نہ"۔۔

اگلے دن۔۔!

"آپی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں مہمان آنے والے ہیں"

امل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"ہاں جارہی ہوں"۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی

تو امل نے مہز سر ہلادیا

تھوڑی دیر میں زمل کمرے میں داخل ہوئی،امل بیڈ پہ بیٹھے ٹانگیں لٹکائے جھلانے میں مصروف تھی

"تم یہاں آرام فرما رہی ہو،جاؤ مما کہ ساتھ ہیلپ کرواؤ کچن میں،آپی تیار ہورہی ہیں"

اسکو حکم سنا کہ،فجر کہ بارے میں پوچھا

"تیار ہونے گئ ہیں"۔۔۔امل نے بتایا

"موڈ کیسا ہے"۔۔۔اسنے سرہلاتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں بس فیس پہ زیرو کہ بلب کا ایکسپریشن ہے"

امل نے ہلکی آواز میں بتایا

"کیا۔۔۔"اسکی بات زمل کہ سر پہ سے گزرگئ،وہ ناسمجھی سے اسکو دیکھ کہ بولی

"مطلب کہ ہر تاثر سے خالی چہرہ"

امل سرپیٹتے ہوئے بول کہ چلی گئ،تبھی فجر وہاں آئ تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپی"۔۔

زمل خوشدلی سے بولی،فجر مسکراتے ہوئے شیشے کہ سامنے جاکھڑی ہوئ

"آپ ٹھیک ہیں"۔۔۔زمل وہیں بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"ہاں"۔۔محض ایک لفظی جواب زمل نے افسوس سے سرجھٹکا

"کیسا محسوس کررہی ہیں"۔۔

"کچھ بھی نہیں،دل و دماغ خالی ہے بلکل"

فجر نے شیشے میں سے اسکو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"اگر یہیں پہ شادی ہوگئ"۔۔۔۔ اسنے پوچھا

"کہیں تو ہونی ہے نہ"۔۔۔ فجر ہلکی سی مسکان چہرے پہ سجا کہ بولی زمل نے سمجھ کہ سرہلایا،فجر دوبارہ بولی

" تم پریشان نہیں ہو میرے لیۓ،میں نے ہر چیز ذہن سے نکال دی ہے،اب جو ہو گا بہتر ہو گا،میرا اللہ میرے لیۓ جو کریگا وہ یقینا میرے لیۓ بہتر ہو گا"

"اللہ آپ کہ لیۓ بہت اچھا کریگا،مجھے یقین ہے"

زمل اسکے گلے لگتے ہوۓ بولی

--

دانش کی فمیلی پہنچ چکی تھی ۔۔۔ دانش کے گھر میں کل تین افراد تھے اس سمیت،

سب سے تعرف کے بعد اب وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے ۔۔۔

جب فجر کو امل وہاں لائ،فجر سب کو سلام کرتی دادو کہ پاس جا کہ بیٹھ گئ تھی،غیر ارادی طور پہ نظر اٹھی تو دانش کو دیکھ کہ حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا،

جبکہ دوسری جانب دانش کہ تاثرات دیکھ کہ بھی یہی لگ رہا تھا

"کیا ہو گیا،ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ایک دوسرے کو آپ دونوں"

امل ان دونوں کی حیرانی پہ حیران ہوتے ہوۓ بولی

"یہ وہی ہے"۔۔۔فجر نے بتایا

"کون"۔۔

"وہی فوڈ کورٹ والا،جس سے میں ٹکرا گئ تھی"

"اچھا آپ ٹکرائی بھی تھی کسی سے کمال ہے"

امل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

"منہ بند کرو دونوں اپنا"۔۔۔دادو نے ڈانٹ کہ کہا

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کہ بعد امل مریم بیگم کہ اشارے پہ فجر کو وہاں سے لے گئ

"یار ویسے ہونے والے جیجو ہیں بہت ہینڈسم"

امل شرارت سے بولی

"میں دیکھ کر آتی ہوں"۔۔۔زمل اٹھنے لگی تو ضامن نے بازو پکڑ کہ اٹھنے سے اسے روکا

"کیا ہوا"

"چپ کر کہ بیٹھی رہو کہیں نہیں جارہی تم"

ضامن اسے منع کرتے ہوئے بولا

"کیوں کیوں"۔۔۔اسے حیرت ہوئ

"ضامن بھائ آپ اسے شٹل-کاک پہنادیں"۔۔۔امل نے طنز کیا جس کا اثر نہ لیتے ہوئے وہ مسکرادیا

"ضامن میں چھپ کہ دیکھوں گی نہ"

وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

"شرم تو نہیں آئے گی نہ تمہیں"۔۔۔وہ گھور کہ بولا

تو زمل منہ بنا کہ بیٹھ گئ،

"حد ہے یار،زمل انکو اتنا سر پہ نہ چڑھاؤ"

امل نے کہا،ضامن مسکرایا

"تم کیوں جل رہی ہو ہاں اب سمجھا،تمہیں اتنی ویلیئو نہیں دیتی نہ"

ضامن اسے جلانے کو بولا

"اوئے بہن ہے وہ میری"۔۔۔زمل نے کہا

"ہاں ہاں پتہ ہے مجھے"۔۔۔ضامن نے سرہلایا

"تھوڑی عزت دے دیں مجھے بھی ہونے والی سالی ہوں میں آپکی"۔۔۔۔امل ناک چڑھا کہ بولی

"یہی تو صحیح میں کسی نے تم لوگوں کا نام سالی رکھا ہے"

ان دونوں کو مصروف دیکھ کہ زمل موق پاتے ہی وہاں سے بھاگی

"میں دیکھ کہ آئی"

اور اس کہ بھاگنے پہ ضامن نے منہ بنایا تو امل قہقہہ لگا کہ ہنسی

"یار اتنی جلدی سب کیسے ہو گا"

زمل فجر کو دیکھتے ہوئے بولی دانش کہ گھر والوں نے ایک ہفتے بعد نکاح کا کہا تھا،تا کہ تمام رسمیں ساتھ ہی کی جائیں

"ارے مزا آئے گا یار"۔۔۔۔امل چپس کھاتے ہوئے بولی

"تم بس کھاتی رہا کرو"۔۔۔۔زمل نے چپس جھپٹے تو اسنے برا سا منہ بنایا

"جاؤ جلدی سے آپ دونوں اپنے گھر سکون کرو نگی میں"

امل چڑانے کی خاطر بولی

"آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ میری ابھی رخصتی نہیں ہورہی،اور رخصتی کہ بعد بھی میں یہیں پہ ہی ہونگی"

زمل نے اسے زبان چڑائی

"ارے ہاں یہ تو بھول ہی گئ تھی میں"۔۔۔امل نے منہ بنا کہ کہا

"ویسے زمل تم تو بڑی بےوفا نکلی یار"۔۔۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے زاویار شرارت سے بولا

اس کہ ساتھ آتے ضامن نے اسے گھورا

"گھور کیا رہا ہے،اب میں تم لوگوں کہ نکاح پہ (channa mereya) گاؤنگا"۔۔۔اور پھر وہ تیز آواز میں گانے لگا

تو وہ سب سر تھامے اسے دیکھنے لگے

"زاویار سنگر نے اچھا گایا ہے بہت تم رہنے دوپلیز"۔۔

زمل ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی

"ہائے کون مانگنے والا گھر میں گھس آیا"۔۔

دادو چیختے ہوئے کمرے سے نکلیں

"دادو آپکا نواسا گانا گارہا تھا"۔۔۔امل نے بتایا

"اللہ میری توبہ میں سمجھی مانگنے والا گھر میں گھس آیا ہے"۔۔۔

دادو زاویار کی کمر پہ دھپ رسید کر کہ بولی

تو وہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئے

ایک ہفتے بعد۔۔

آج فجر،دانش اور ضامن،زمل کا نکاح تھا

ایک ہفتہ تیاریوں میں تیزی سے گزرا تھا

نکاح ایک ہی جگہ ہونا تھا،

نکاح میں گھر کے ہی لوگ تھے۔

قاضی صاحب بھی دوپہر تک آ چکے تھے۔۔۔

فجر اور زمل نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔وائیٹ شلوار قمیض اور سر پے ٹشو کا ریڈ ڈوپٹہ لیئے ہوئے ساتھ ۔۔لائیٹ میک اپ اور موتیوں کا زیور پہنے تینوں بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔

جبکہ امل وائٹ شلوار قمیض کہ ساتھ ٹشو کا رائل بلیو کلر کا دوپٹہ گلے میں لیئے،کھلے بالوں کہ ساتھ ایئررنگز پہنے ہوئے تھی۔۔

"یار تم اپنا منہ بند کروگی پلیز،دلہن ہو تم سو پلیز زبان کو بریک لگاؤ"۔۔۔

امل زمل کہ مسلسل بولنے پہ چڑھ کہ گویا ہوئی

تو زمل نے منہ بنایا۔۔۔

تبھی زینب وہاں آئی تھی

"چلو لڑکیوں گھونگٹ اوڑھ لو۔نکاح کے لیے سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گھر کے لاؤنج میں سب موجود تھے

پہلے دانش اور فجر کا نکاح ہوا اور،پھر ضامن اور زمل کا۔۔

نکاح ہوا تو سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے

"مبارک ہو میرے بھائ آخر تو نے اندے کنوئیں میں چھلانگ لگا ہی لی"۔۔

زاویار شرارت سے بولتے ہوئے ضامن سے گلے ملا،تو اسکی بات سن کہ زمل بھی ہنس پڑی تھی

فجر ڈریسنگ کہ سامنے کھڑی موتیوں کہ زیور سے خود کو آزاد کررہی تھی

جبھی کوئ دروازے پہ دستک دیتا اندر آیا تھا

آنے والے کو دیکھ کہ اسے شدید حیرت ہوئ تھی

"آپ یہاں کوئ کام تھا"۔۔۔۔وہ ہاشم کو دیکھ کہ بولی۔۔

"کچھ بات کرنی تھی فجر"۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا کمرے کہ وسط میں آکھڑا ہوا

فجر نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

"میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ،جب مجھے زینب سے ہی شادی کرنی تھی تو مجھے تم سے شادی کیلئے حامی بھرنی ہی نہیں چاہیئے تھی،اور اگر حامی بھرلی تھی تو کم از کم ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا مگر اس وقت جو سمجھ آیا وہ کرلیا،جو ہوگیا ہے اب وہ ٹھیک نہیں ہوسکتا ہے،اور جانتا ہوں ہمارے اس عمل سے سب کو تکلیف ہوئ مگر بہتر ہے کہ پہلے تم سے معافی مانگی جاتی"۔۔۔

"مجھے کسی سے کوئ شکایت نہیں ہے،شاید یہ سب کچھ ایسے ہی ہونا لکھا تھا"۔۔۔۔وہ مسکرا کہ بولی

ہاشم نے سکون کا سانس لیا،اسے خود پہ سے ایک بوجھ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"تھینکس"۔۔۔۔

امل اور زمل کمرے میں پہنچی ہی تھیں کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

"آپ کہ سیّاں جی ہونگے"۔۔۔امل بولتے ہوئے دروازے کھولنے بڑھی۔۔

"جی ضامن بھائی کیا کام ہے"۔۔۔امل ایک ہاتھ کمر پہ ٹکا کہ بولی

"تم ابھی تک یہاں ہو میں تو سمجھا تھا کہ ابھی تک زاویار کا سر پھاڑ چکی ہو گی تم"۔۔۔ضامن مصنوعی حیرت طاری کرتا ہوا بولا

"کیوں بھئی ایسا کیا ہوا"

"تمہارا مذاق اڑا رہا ہے وہ وہاں"۔۔۔

"کیا اس بندر کو میں ابھی بتاتی ہوں"۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلی،اور ضامن اندر آیا اس کہ اندر آتے ہی زمل کا دل زور سے دھڑکا

"سنا ہے آج آپ کا نکاح ہوا ہے"۔۔اس کا روپ آنکھوں میں سموتے وہ ذرا سا جھک کہ بولا

"جی بلکل ٹھیک سنا ہے"۔۔۔۔وہ مسکراہٹ دباتے بولی

"بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔۔کہتے ساتھ اسکا لرزتا ہاتھ تھاما

"وہ تو میں ہمیشہ سے لگتی ہوں"۔۔۔

زمل ایک ادا سے سر جھٹکتے ہوئے بولی تو وہ ہنس دیا،

"نکاح مبارک ہو"۔۔۔وہ اس کہ ہاتھ میں انگوٹھی پہناتے ہوئے بولا

"خیر مبارک"۔۔۔شرماتے ہوئے بولی

"افف آپ شرماتی بھی ہیں"۔۔۔وہ اپنا ہاتھ دل پہ رکھ کہ ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تو وہ ہنس پڑی۔۔۔ تبھی امل شور مچاتے ہوئے وہاں آئ

"ضامن بھائ کتنے جھوٹے ہیں آپ،اسنے کچھ نہیں کہا"

"کبھی جو یہ صحیح ٹائم پہ ٹپکے"۔۔۔وہ زمل کو بول کہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"عجیب آدمی ہے یار"۔۔۔امل ہاتھ اٹھاتے ہوئے بڑبڑائ۔

انکے نکاح کو آج تیسرا دن تھا، فجر اور دانش کی آج مہندی تھی،احمد ہاؤس میں خوشیوں کی بہار آئ ہوئ تھی اس گھر کو روشنیوں سے منور کر دیا گیا تھا۔چاروں طرف روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔پھولوں سے کی گئ سجاوٹ دیکھنے لائق تھی۔خوشبو کا چار-سو راج تھا۔۔

سب کہ چہروں پر خوشی کی چمک تھی

زمل فجر کو تیار کرنے بیٹھی ہوئ تھی تبھی فجر مہندی کا لباس پہنے وہاں آئ۔لہنگا شرٹ ملٹی کلر کا تھا۔مختلف رنگوں کا خوبصورت کنٹراسٹ تھا۔کمر تک آتی شرٹ جسکی آستینیں پوری تھیں اور پیروں کو چھوتا لہنگا اس پر بے حد جچ رہا تھا۔

"اللہ آپی کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔" امل اسے دیکھ کر خوشی سے بولی

پھر زمل اسے تیار کرنے لگی

"پیارا سا تیار کرنا چڑیل نہ بنانا"۔۔۔امل نے کہا تو زمل نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔

وہ مکمل تیار ہو چکی تو شیشے میں اپنا آپ دیکھ کہ حیران ہوگئ۔اتنی سج دھج کے وہ بہت حسین لگ رہی

تھی۔امل اور زمل نے اسکے لیے تعریفی کلمات کہے تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

مہندی کا پروگرام زور و شور سے جاری تھا۔۔

سن نے مل کہ خوب انجوائے کیا تھا،ابھی بھی امل اور زمل ہاتھوں کو ابٹن سے رنگے سب کو رنگنے کہ بعد زاویار کہ پیچھے بھاگی تھیں،

اور انکو اپنی جانب آتے دیکھ کہ اسنے بھی دوڑ لگادی تھی

"ضامن اپنی بیوی سنبھال یار"۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے لاؤنج میں آیا،اور ضامن کو دیکھ کہ چلایا

"اوئے ضامن بھائی تو رہ گ ئے"۔۔۔امل ہلکے سے بولی

پھر ایک دوسرے کو کچھ اشارے کرتیں ضامن کہ پاس آئیں

"بلکل نہیں سوچنا بھی مت"

وہ ان دونوں کو اپنی جانب آتے دیکھ کہ بولا

"یار لگوالیں نہ"۔۔۔امل نے کہا

"ایک شرط پہ"۔۔۔

"کیسی شرط"۔۔۔۔وہ دونوں ساتھ بولیں

"پھر زمل مجھ سے لگوائے گی"۔۔۔۔وہ آنکھوں میں شرارت لی ئے بولا

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔۔امل نے حامی بھری

"کیا ٹھیک ہے ایس کچھ نہیں ہورہا"۔۔۔۔زمل نے کہا تو ضامن نے اسے بازوؤں سے پکڑ کہ اپنے حصار میں لیا اور امل نے ضامن کہ ساتھ ساتھ زمل ہ بھی اپنا ہاتھ صاف کیا۔۔۔وہ خود کو بچانے

کی کوشش کرتے ہوئے چلّائی تو وہ سب قہقہہ لگاگئے ۔۔

گھر کا ماحول آج کل بڑا خوش گوار تھا....
اس لئے گھر میں ہر وقت رونک لگی رہتی تھی،
سارے رشتدار جمع تھے آخر کو اس خاندان میں شادی تھی..
کبھی گانے گاے جاتے، تو کبھی چاے کا شور اٹھتا.. بڑوں نے تو اپنی الگ ٹولی بنا لی تھی..
ہر طرف باتوں کا شور... ہنسی مذاق.
ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے
فجر کی برات اور ہاشم کہ ولیمے کا ساتھ ہی فنکشن تھا
امل اور زمل دونوں نے گولڈن رنگ کا شرارہ پہن رکھا تھا.. البتہ دونوں کی شرٹس مختلف تھیں...
وہ سب لوگ ہال پہنچ چکے تھے اور کچھ ہی دیر میں برات بھی آگئ تھی۔۔۔
ہر طرف رونق تھی، سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے..
امل اور زمل فجر کو اسٹیج تک لائیں تو فجر اسٹیج پے چڑھ رہی تھی.. اسی وقت دانش اٹھ کر اس تک آیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا،
زمل نے مسکراتے ہوئے فجر کا ہاتھ دانش کہ ہاتھ میں دیا۔۔۔
کچھ دیر میں ہاشم اور زینب بھی آگئے تھے،
لوگوں کی باتوں سے بچنے کیلئے وہ سب زیادہ تر مصروف ہی رہے۔۔،
مگر باتیں بنانے والے تو بناتے ہی ہیں،ہم کسی کو چپ نہیں کرواسکتے۔۔

وہ چاروں اسٹیج پے موجود تھے اور دنیا جہاں کی نظرین ان پے تھیں ،کوئی نہیں کہ سکتا تھا کون سی جوڑی زیادہ خوبصورت ہے۔۔

زمل وہیں اسٹیج کی سائیڈ پہ کھڑی تھی جب ضامن وہاں آیا،گلہ کھنکھار کہ اسے اپنی جانب متوجہ کیا زمل نے نظر اٹھا کہ دیکھا،بلیک کلر کی شیروانی میں وہ ہمیشہ سے زیادہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھو نظر لگاؤ گی کیا"۔۔ضامن اس کہ دیکھنے پہ بولا

"اور میں کیسے دیکھ رہی ہوں"۔۔۔وہ اسکی جانب رخ موڑتی ہوئ بولی

"پیار بھری نظروں سے"۔۔۔وہ جھکتا ہوا بولا

تو زمل فورا سائیڈ پہ ہو کہ بولتے ہوئے جانے لگی

"توبہ توبہ"۔۔۔

مگر پھر جاتے ہوئے پلٹی "ویسے پیار بھری نظروں سے نظر نہیں لگتی"۔۔۔شرارت سے اسے آنکھ مار کہ کہا اور کھکھلاتے ہوئے وہاں سے ہٹی۔۔

تو ضامن بھی ہنس دیا۔۔،

ایسے ہی کچھ رسموں اور کھانے کہ بعد رخصتی کا وقت ہوا تھا،جس پہ زمل تو فجر کہ گلے لگ کہ خوب روئ تھی

مگر امل نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔،اور زمل کو بھی بار بار رونے پہ ڈانٹ رہی تھی۔۔

بھئ اسکا میک اپ خراب ہوجانا تھا نہ۔۔۔۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ہاشم کمرے کی طرف آیا تو وہ چاروں پہلے سے ہی اس کہ کمرے کہ باہر موجود

تھے۔۔

"پیسے دیں ہاشم بھائی پیسے"۔۔۔۔امل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

"کس بات کہ پیسے"۔۔۔وہ سمجھ نہ سکا

"ہاشم بھائی یہ بہنوں کا حق ہوتا ہے،نیگ"۔۔۔زمل منہ بسور کہ بولی

"اوووہ اچھا،مگر یہ رسم شادی پہ ہوتی ہے نہ کہ ولیمے پہ"۔۔۔

"شادی پہ بلایا تھا ہمیں"۔۔۔زمل تڑخ کہ بولی،جبکہ باقی سب ہنسی ضبط کرنے لگے،پھر کافی دیر کی زور آزمائی کہ بعد وہ سب اس سے چلیس ہزار نکلوانے میں کامیاب ہوئے تھے

"زمل یار ایک کپ چائے بنادو"۔۔۔۔وہ چینج کر کہ آئی تو مبائل کی بپ بجی اور ضامن کا میسج موصول ہوا

مسکرا کہ اچھا کہتی وہ چائے بنانے چلی گئی۔۔

کچھ دیر میں وہ چائے کہ دو کپ لیئے اس کہ کمرے میں گئی۔۔ضامن بالکنی میں کھڑا تھا۔کھٹکے کی آواز پہ پلٹا تو پہلے زمل اور پھر اس کہ ہاتھ میں موجود دو کپ دیکھ کہ وہ دلکشی سے مسکرایا

"تھینکس"۔۔۔وہ اس کہ ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے وہاں موجود میز پہ رکھ کہ بولا،تو زمل بھی مسکرائی وہ اب اسکی کلائی کو پکڑ کر ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ اورآنکھوں میں نرمی و محبت لیے اس کی چوڑیوں سے کھیلنے لگا چوڑیوں کی چھن چھن اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔۔اور زمل بے خود سی اسے دیکھنے لگی

پھر گہری سانس لیتے وہ اسے دیکھتے ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔

"آج تو تم روتے ہوئے بلکل چڑیل لگ رہی تھی"۔۔۔وہ اپنے ہونٹوں پر شرارتی مسکان سجائے اس کے کان کے قریب ہو کہ بولا

وہ پہلے تو سرخ چہرہ لرزتی پلکیں لیے ہوئے تھی مگر اگلے ہی لمحے اس کی بازو کو پیچھے کرتے اس سے دور ہوتے غصے سے اسے گھورنے لگی

"کیا ہوا"۔۔۔۔وہ معصومیت سے بولا

"تم نے مجھے چڑیل بولا"۔۔۔۔وہ غصے میں تھی

"نہیں میں نے اپنی بیوی کو چڑیل بولا ہے میری جان"۔۔۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔،ہیں کیا"۔۔۔پہلے وہ اسکی بات پہ غور کی ئے بنا بولی،اور جب غور کیا تو چیخ اٹھی۔۔

اور ضامن پہ تھپڑوں اور مکّوں کی برسات کرنے لگی،جبکہ وہ ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔

---

3 سال بعد۔۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں خوش اور مگن تھے،

دانش فجر کہ ساتھ اسلام-آباد شفٹ ہوچکا تھا،انکی 2 سال کی بیٹی ماریہ خوب رونق لگائے رکھتی تھی،

فجر بظاہر دانش کہ ساتھ خوش تھی،مگر اس کہ دل کا ایک گوشہ آج بھی خالی و ویران تھا،

بقول اس کہ دانش اسکی دوسری محبت تھا،مگر وہ اپنی پہلی محبت کی نشانیاں اس میں ڈھونڈتی رہتی تھی۔،ان نشانیوں کو اس میں ناپاکر کبھی مایوس ہوجاتی تو کبھی اپنی ہی ذات کی دھجیاں بکھیر لیتی۔۔

"لوگ کہتے ہیں ایک محبت کے بعد دوسری محبت ہوجاتی ہے مگر ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات ہم ایک

ہی شخص کی پرچھائیں دوسرے میں ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں"

"زمل میری بلیو شرٹ کہاں ہے"۔۔۔ضامن لاؤنج میں زور زور سے بولا

"کبھی کچھ خود بھی ڈھونڈ لیا کرو"۔۔۔آمنہ بیگم نے اسے ڈپٹا

"کیا امی آپ بھی"۔۔۔۔

"جاؤ بیٹا اسکی شرٹ ڈھونڈ دو"۔۔۔زمل کو وہاں آتے دیکھ کہ وہ بولیں۔۔وہ جی کہتی کمرے کی طرف گئ

"یہ لو سامنے ہی پڑی تھی"۔۔۔وہ وارڈروب میں سے شرٹ نکالتے ہوئے بولی

"تھینکیوٗ"۔۔۔وہ اس کا گال کھینچ کہ بولا،تو زمل نے اسے کہنی ماری

"ویسے میں نہ ہوتی تو"۔۔۔۔۔وہ گردن اکڑا کہ بولی

"تووووووووووو"۔۔۔ضامن مسکراتا ہوا اسکے کندھوں پہ اپنے بازو رکھتے ہوئے سوچنے کہ انداز میں بولا

"تو کوئ تو ہوتی"۔۔۔۔اس کہ جواب پہ زمل نے اس کہ بازو جھٹکے تو وہ ہنسنے لگا

"ارے یار تم کیسے نہ ہوتی،تم تو میری جان ہو"۔۔۔

اس کہ جواب پہ وہ مطمئن سی ہو کہ مسکرادی

"اوئے بھوتنی اٹھو کتنا سوگی"۔۔۔۔۔زاویار امل کو جھنجھوڑ کہ بولا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں"۔۔۔۔وہ نیند میں خلل پڑنے پہ چیخی

"اٹھ کہ ناشتہ بناؤ بیوی"۔۔۔۔وہ ایل-ای-ڈی آن کرتے ہوئے بولا،تو وہ پاؤں پٹختی ہوئی اٹھی

چھ مہینے پہلے ہی ان دونوں کی شادی زاویار کی خواہش پہ ہوئی تھی،مگر امل اسے سکون سے رہنے نہ دیتی تھی

یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ شادی کہ بعد تک ٹام اور جیری بنے لڑتے رہتے تھے،مگر ایک دوسرے کہ بغیر گزارا بھی نہ تھا

"زندگی عذاب کردی ہے سونے مرنے بھی نہ دیا کرو"

"ناشتہ بنادو پھر مرجانا"۔۔۔۔

اس کی بات پہ وہ واشروم جاتے جاتے پلٹی اور ایک کشن اس کہ منہ پہ دے مارا۔۔۔

تو وہ ہنسنے لگا۔

"زندگی تصویر بھی ہے اور تقدیر بھی،

فرق بس رنگوں کا ہوتا ہے

من چاہے رنگوں سے بنے تو تصویر،

اور انجانے رنگوں سے بنے تو تقدیر۔۔"

ختم شد